

قَالَ اللَّهُ خَيْرَ خَلْقٍ فَظَنَّا وَهُمْ أَوْ رَحِمَ السَّارِحِينَ

کتاب مستطاب ثبت توحید جواب سوال ہر شقی و سعید

اعنی
ہدیۃ المرید

من تصنیف شیخ

جامع معقول و منقول حاوی فرغ و اصول قدوة الحكماء

الراغبین الظاہریۃ والباطنیۃ عمدة الواصلین زبدة الکاملین

مخزن سرای عرفان معدن عشق سبحان عالیجناب مولوی

حکیم محمد ظلیل الرحمن صاحب اہم اللہ فیوضاتہم کراوی

تبصیح زبدة العلماء قدوة العرفا جناب مولوی سید حسن

صاحب قریشی علوی صابری کلیائی منمضات فاراولینڈی

در مطبع اکبری آگرہ پاتھام مجید الدین احمد مطبوع شد

مطبع اکبری آگرہ

میں چھپائی کا قاعدہ

جن صاحبوں کو کسی قسم کی کتاب عربی فارسی اردو ہندی چھپوانی منظور ہو وہ ازراہ لطف و کرم مطبع ہذا کو محنت فرمائیں مطبع ہذا تاقل نہایت شکرگذاری کے ساتھ بہت صفاق اور خوشخط مناسب وقت میں اسے چھاپ دیگا انشاء اللہ کوئی وعدہ خلافی بد معاملگی یا کسی طرح کا دھوکا ہمارے گاہکوں کو نہ ہوگا ہم ان کی خوشنودی اور خدنگذاری اپنا اول درجہ کا فرض سمجھیں گے اور خدا نے چاہا تو ان کو کسی طرح کی شکایت نہ ہونے دینگے۔

نرخ چھپائی اس مطبع کا بشرطیکہ کتاب معرّی بلا نقشہ جات و تصاویر وغیرہ کتاب ہذا کے مثل کا غدر طبع ہو تو حسب ذیل ہو۔ اور اگر کتاب محشی ہو یا نقشہ جات و تصاویر وغیرہ کا التزام ہو یا کاغذ اس سے بھی عمدہ ہو یا اور کوئی خاص اہتمام منظور ہو تو جو کچھ ان خاص صورتوں میں زیادہ صرف پڑیگا وہ اس پر اضافہ ہوگا۔

(۱) اگر کتاب کی ہزار کا بیان چھپنگی تو روپیہ کے ۵۵ جزو (۳) اور پانسو جلدین لیجائیگی تو روپیہ کے ۴۵ جزو (۴) اگر اس سے کم چھپوانا منظور ہو تو اس کا حساب مطبع سے دریافت ہو سکتا ہو۔ کاغذ کی تقطیع ۲۰ x ۲۴ مثل صفحہ ہذا کے ہوگی۔ سوائے اس کے اس سے چھوٹی یا اس سے بڑی تقطیع پر بھی اور اس سے کم درجہ کے کاغذ پر بھی کتابیں چھپ سکتی ہیں۔ جب کا نرخ مطبع سے معلوم ہو سکتا ہو۔ ہر صورت میں چھپائی کا نصف روپیہ حسب دستور مطبع پیشگی لیا جادینگا۔

مجید الدین احمد

مالک و مہتمم مطبع اکبری آگرہ۔ محلہ نئی بستی۔ کٹرہ گارٹیمانان

قَالَ اللَّهُ خَيْرَ خَلْقٍ فَظَنَّا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

کتاب مستطاب ثبت توحید جواب سوال ہر شقی و سعید

اعنی
ہدیۃ المرید

من تصنیف بیف

جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول قدوة الحكماء

الراغبین الطاہرینہ والباطنیۃ عمدة الواصلین زبدة الکاملین

مخزن سرای عرفان معدن عشق سبحان عالیجناب مولوی

حکیم محمد خلیل الرحمن صاحب ادام اللہ فیوضاتہم کراوی

تبصیح زبدة العلماء قدوة العرفا جناب مولوی سید حسن

صاحب قریشی علوی صاحب کلیم منمضائق راولپنڈی

و رطب اکبری اگرہ یا ہتمام مجید الدین احمد مطبوعہ

M.A. LIBRARY, A.M.U.



PE2435

CHECKED-2002

٢٩٤٥٤

٨٢٩٤

٢٢٣٥

هُوَ الْكَافِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ظَهَرَ بِنَفْسِهِ عَلَى نَفْسِهِ بِصِفَاتِ الْكَمَالِ وَتَجَلَّى
بِنُورِهِ عَلَى ظُهُورِهِ بِجَلَالِ الْجَمَالِ هُوَ شَاهِدٌ وَمَشْهُودٌ وَوَاحِدٌ
وَمَوْجُودٌ أَمَوْجُودٌ مَشْهُودٌ بِوَجُودِهِ فِي الْمَظْهَرِ الْأَتَمِّ وَالْمَشْهُودُ
مَوْجُودٌ لِمَشْهُودِهِ فِي الْحَقِيقَةِ الْأَعْظَمِ بِدَائِمِ أَحَدٍ وَبِصِفَاتِهِ أَحَدٌ
هُوَ وَاحِدٌ الْوَجُودِ مُحَمَّدٌ الْمُحَمَّدُ صَلَّيَ اللَّهُ تَوْرَةً وَأَصْحَابُهُ
ظُهُورُهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
وَهُوَ الْقَدِيرُ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُخَيِّرَ الْمَوْتَى وَهِيَ رَهْمَتُهُ وَالصَّبُورُ
صَابِرٌ بِبَلَاءِهِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ وَالْحَفِيفُ حَافِظُ الْوَلَايَةِ
فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ لَهُ الْعِظَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ

CHECKED 1996-97



وَمِنْهُ وَإِلَيْهِ الْحَمْدُ وَالشَّكْرُ لِمَوْلَانِ رَاجِي

| | |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| محمد و درود و نیت ز خود بر خود ستوب | اللّٰه بس که او شکر و بانی همه بوس |
| ما در میان بهانه و خود کار خود کند | در کارگاه کن فیکون نیست بیچکس |

اما بعد می گوید بنده ییچدان راجی الی رحمة اللّٰه ان جلیل الرحمن
 بن شیخ حکیم احمد اللّٰه خان کرانوی غفر اللّٰه ذنوبها صلیقی نسباً عافظی الاویسی انتساباً
 سنده لیس آستانه فیض نشانه قبله النفس و آفاق کعبه علی الاطلاق حامی شریعت
 مادی طریقت صاحب الحقیقت و اهب المعرفة معطی حق منظر وجود مطلق قطب الموحّد
 غوث العالمین سلطان الاولیاء برهان الاصفیا رهبر رندان سرور قلندران عاشق شطرا
 عارف عیار مطیعان را مطاع سبّه مایگان را متاع رفیق یکسان شفیع گمران
 مرد میدان کریم فرد الا فرا حقیقت مرشد الانام لمجاسه خاص و عام خلیفه دوران
 محمد الزمان افضل الکاملین سید الاولیاء صلیین مظهر رحمة العالمین شیخ الثقلین محبوب
 الاعظم محب الحق شیخنا و مرشدنا و مولانا پیر و ستیگر حضرت خواجہ محمد محمود ابو الرحمة حاکم
 شیخ محمد لطافت علی عثمانی الدیوبندی قادری الصابری الاویسی متّعمّد اللّٰه
 المُریدین بطول بقائهم و نفع اللّٰه العاشقین بجمال لقائه لمولفه

| | |
|-------------------------------|-----------------------------|
| حق ز احمد فقر ظاهراً هر ساخته | فقر شد با عشق حق افراخته |
| عاشق و معشوق چون هم پدید | از دو یک میزان بجا فظ ساخته |

چون مکتوب بطرز اسلوب کمالی من السماء بآلاء بھمة و البھمة
 در صورت سوال بحقائق و دقائق مالا مال عبرت راوی الی الانبصار و حیرت لذوی الانظار
 از نزد عارف شهباز عاشق جهان تاز محبوب بارگاه احد جناب پیر جی شیخ ممتاز احمد
 صاحب قدوسی گنگوہی عافظی الاویسی سلّم اللّٰه تعالیٰ مورچه نستم جمادی الاولیٰ
 سنه ۱۳۰۶ یکہزار و سہ صد و شش ہجری النبوی صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم رسید دل را نور

روح را سرور سے بخشید چون تامل کر دم و پے بغور بردم آری سبحان اللہ عجیب
 سرے است ربانی کہ بتصحیح عقاید خاص و عام بانی است و مبانی اندازا وجود و عدم
 فرصت ضروری دانستہ قلم بہ تطہیر جواب برداشتم و بہ ہدیتہ الہریدہ موسوم داشتم
 مِنْهُ التَّوْفِيقُ وَهُوَ الرَّافِقُ

تمہید

بدان وَفَّقَكَ اللہ تعالیٰ کہ درین سوالات غرض از ذکر خیر شیخ و منزلت اوست پس
 واجب آمد کہ بگویم بشو کہ شیخ کیست و منزلت و درجہ او چیست تا وقایہ باشد ترا
 مرناخت اورا

مقدمہ

اعْلَمْ أَنَّ الْوُجُودَ الْمُطْلَقَ هُوَ ذَاتُ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى شَانُهُ
 فَهُوَ بِأَعْتِبَارِ التَّعَيُّنِ الْأَوَّلِ يُسَمَّى بِالْوَحْدَةِ وَهِيَ الْحَقِيقَةُ
 الْمُحَمَّدِيَّةُ وَلَهَا أَعْتِبَارَانِ أَيْ نِسْبَةُ الْبُطُونِ وَهِيَ الْوَاحِدِيَّةُ
 الْخَالِصَةُ عَنْ جَمِيعِ النُّسَبِ وَالْأَعْتِبَارَاتِ حَتَّى عَنْ أَعْتِبَارِ تَقْضِي
 الْأَعْتِبَارَاتِ وَنِسْبَةُ الظُّهُورِ وَهِيَ الْوَاحِدِيَّةُ وَالْحَقِيقَةُ
 الْإِنْسَانِيَّةُ وَآيضاً لَهَا نِسْبَتَانِ نِسْبَةُ الْإِتِّصَافِ بِالْكَمَالَاتِ
 وَنِسْبَةُ التَّلَبُّسِ بِالتَّقَاتِصِ فَبِأَعْتِبَارِ إِتِّصَافِهَا بِالْكَمَالَاتِ
 الْإِلَهِيَّةِ يُسَمَّى الْهَاءُ وَاجِباً وَبِأَعْتِبَارِ الْأَسْمَاءِ الرَّبُّوبِيَّةِ
 لَا فَاضِلَ فِي الْكُونِيَّاتِ يُسَمَّى رَبّاً وَبِأَعْتِبَارِ إِتِّصَافِهَا بِالتَّقَاتِصِ
 يُسَمَّى كَوْنًا وَعَالَمًا فَالْحَقِيقَةُ الْمُحَمَّدِيَّةُ بَرَزْخَةٌ جَامِعَةٌ بَيْنَ

الْإِحْدِيَّةُ وَالْوَحْدِيَّةُ وَالْحَقِيقَةُ الْإِنْسَانِيَّةُ بِرُتْخَةِ جَمْعَةٍ
 بَيْنَ الْوُجُوبِ وَالْأُمُكَانِ وَلِذَا لَيْسَ لِيُوجِدَ كَمَا لَانَ أَحَدُهُمَا
 كَمَا لَذَاتِي وَتَأْنِيهِمَا كَمَا لَآسْمَائِي فَكَمَا لَآسْمَائِي مِنْ
 حَيْثُ التَّحْقِيقُ وَالظُّهُورُ مَوْقُوفٌ عَلَى وَجُودِ الْعَالَمِ وَالْعَالَمُ
 لَا يَتِمُّ وَلَا يَكْمُلُ إِلَّا بِوُجُودِ آدَمَ لِأَنَّهُ هُوَ عِلَّةُ عَالَمِيَّةٌ لَهُ
 فَظَهَرَتِ الْحَقِيقَةُ الْإِخْتِمَادِيَّةُ بِإِعْتِبَارِ رُسُومَةِ الظُّهُورِ رَأْيِ الْحَقِيقَةِ
 الْإِنْسَانِيَّةِ بِوُجُودِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَالْآدَمُ شَخْصَةٌ مِنْ
 صُورَتِي الْحَيِّ وَالْعَالِمِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ
 عَلَى صُورَتِهِ أَوْ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ فَهُوَ جَمْعٌ لِحَقَّتِي الْأُلُوْهِيَّةِ
 وَالْعَبُودِيَّةِ وَكَامِلٌ فِي الْمَظْهَرِيَّةِ قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ
 عَرَبِيٍّ رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَدْمِيَّةِ أَعْلَمُ أَنَّ الْأَسْمَاءَ
 إِلَّا لِهَيْئَةِ الْحُسْنَى تَطْلُبُ بِذَوَاتِهَا وَجُودَ الْعَالِمِ فَأَوْجَدَ اللَّهُ
 تَعَالَى لِعَالَمِ جَسَدٍ أَمْسَوِيٍّ وَجَعَلَ رُوحَهُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 أَعْنَى بِآدَمَ وَجُودَ الْعَالِمِ الْإِنْسَانِيِّ وَعَلَّمَهُ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا فَكَانَ
 الرُّوحُ يَدِيرُ الْبَدَنَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقُوَى وَكَذَلِكَ الْأَسْمَاءُ لِلْإِنْسَانِ
 أَنْكَامٌ بِمَنْزِلَةِ الْقُوَى وَبِهَذَا يُقَالُ فِي الْعَالَمِ أَنَّ الْإِنْسَانَ
 الْكَبِيرَ وَلَا يَكُنْ بِوُجُودِ الْإِنْسَانِ فِيهِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ مُخْتَصَبًا
 مِنَ الْخُصْرَةِ إِلَّا لِهَيْئَةٍ وَكَذَلِكَ خَصَّتْهُ بِالصُّورَةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
 خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ وَجَعَلَهُ اللَّهُ
 الْعَيْنَ الْمَقْصُودَةَ مِنَ الْعَالِمِ كَالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنَ الشَّخْصِ
 الْإِنْسَانِيِّ وَبِهَذَا تَخْرُبُ الدُّنْيَا بِزَوَالِهَا وَتُنْقَلُ الْعَمَارَةُ إِلَى

الْآخِرَةِ مِنْ أَجْلِهِ فَهُوَ الْأَوَّلُ بِالْقَصْدِ وَالْآخِرُ بِالْإِيجَادِ وَ
 الظَّاهِرُ بِالصُّورَةِ وَالْبَاطِنُ بِالسُّورَةِ أَيْ الْمُنْزَلَةِ انْتَهَى قَوْلُهُ
 وَبِذَلِكَ التَّوَجُّهَ جَعَلَهُ اللَّهُ خَلِيفَةً فِي خَلْقِهِ لِأَنَّهُ هُوَ رَبُّ
 الْعَالَمِينَ مِنْ جِهَةِ الْمَرْتَبَةِ الرَّبُّوِيَّةِ وَعَبْدٌ لِلْعَلِيِّ مِنْ جِهَةِ
 الْمَرْتَبَةِ الْعَبْدِيَّةِ فَيَأْخُذُ عَنْ حَضْرَةِ الْأَسْمَاءِ مِنْ جِهَةِ
 الرَّبُّوِيَّةِ مَا يَطْلُبُهُ الرِّعَايَا وَيُبَلِّغُهُ مِنْ جِهَةِ عِبَادَتِهِ إِلَيْهِمْ
 لَكَ أَمْرُ الْخَلَاةِ يَتِمُّ مِنْ هَاتَيْنِ الْجِهَتَيْنِ وَجَعَلَ أَبْنَاءَهُ
 أَلْفًا مِائِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوَّلِيَّةِ خُلَفَاءَ بِالْخَلَاةِ الْعُظْمَى
قَالَ غوث الأعظم رضى الله عنه فَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ صَاحِبٌ
 يَهْتَدِي بِهِدَاهُ وَيَقِفُ أَثَرَهُ وَيَتَّبِعُ مَذْهَبَهُ وَيَهْدِي هَدْيَهُ
 ثُمَّ يَخْلُفُهُ مَكَانَهُ وَيَقُومُ مَقَامَهُ كَمَا رَوَى عَنْ عَمَّانٍ وَغُلَامِهِ
 وَابْنِ أُخْتِهِ يُوْشَعَ بْنِ نَوْبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْحَوَارِيُّينَ مَعَ عِيسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَابْنِ بَكْرٍ وَعَمَّانٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ
 عِثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَنَوَاسُ بْنُ الصَّخَّابَةِ وَغَيْرُ ذَلِكَ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ وَالصُّدُقِ
 وَالْأَبْدَالِ كَذَلِكَ مِنْ بَيْنِ اسْتِخَارَةِ تَلْمِيزِهِ كَالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَ
 تَلْمِيزَةِ عَتَبَةَ بْنِ الْغَلَامِ وَسَرَى السَّقَطِيِّ وَغُلَامِهِ وَابْنِ أُخْتِهِ
 أَبِي الْقَاسِمِ الْجَنْبِيِّ وَغَيْرِهِمْ مَا يَطُولُ شَرْحُهُ فَامْلَأْهُمْ شَيْخُهُمُ الطَّرِيقِ
 إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْأَكْبَرُ لَا يُعْلِيهِ وَالْبَابُ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ إِلَيْهِ
 فَلَا بُدَّ لِكُلِّ مُرِيدٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ شَيْخٍ انْتَهَى قَوْلُهُ وَلَا شَكَّ
 فِيمَا مَرَّ مِنْ زَمَانٍ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى زَمَانٍ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ
 كَانَ تَرَمَانًا مِنَ النَّبُوَّةِ لِذَلِكَ سَمُّوا خُلَفَاءَهُ أَنْبِيَاءَهُ وَمَا يَمُرُّ

مِنْ زَمَانِ خَلْقِهِ النَّبِيِّينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَكُونُ زَمَانًا مِمَّنْ
 الْوَلَايَةُ لَكَ سَمُّوا خُلَفَاءَهُ شَيْئًا خَالَةً اسْمُ النَّبِيِّ
 وَالشَّيْخِ مَقُولٌ عَلَى مَنْ لَهُ فِي اسْتِعْدَادِهِ الْأَرْزَاقُ اقْتِصَاءُ النَّبِيِّ
 أَيْ دَعْوَةُ الْخَلْقِ إِلَى الْحَقِّ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الشَّيْخُ فِي قَوْمِهِ كَالنَّبِيِّ فِي أُمَّتِهِ لِذَا لَكَ لَا يُطْلَقُ اسْمُ الشَّيْخِ
 إِلَّا عَلَى الْخُلَفَاءِ السَّامِعِينَ الَّذِينَ يَتَّبِعُهُمُ اتِّصَالًا بِسُلَاسِلِ خَلْفَتِهِمْ
 اتِّصَالًا صَحِيحًا لِسَنَدٍ لِيُجَازِيَ إِلَى النَّبِيِّ الْحِجَازَ وَشَرْطُ الْأَسْنَادِ فِيهِمَا يَكُونُ مِنَ الْحَقِيقَةِ
 وَالْجِازِ مَعًا أَوْ الْفَرَادِ أَفَالِ الشَّيْخِ إِنْسَانٌ كَامِلٌ وَهُوَ بِصِفَاتِ الْأَلْفِ شَامِلٌ
 وَلَا غَتَبًا كَرَأَيْتَ الْكُوْنِي حَامِلٌ وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ عَلَى قَدَمِ الْأَنْبِيَاءِ السَّالِفِينَ
 فَهُوَ كَالنَّبِيِّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَوَّلِينَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَيْ أَوْلِيَاءُ أُمَّتِي وَمَنْزِلَتُهُمْ وَدَرَجَتُهُمْ
 وَأَقْدَامُهُمْ كَمَنْزِلَتِهِمْ وَدَرَجَتِهِمْ وَأَقْدَامُهُمْ بَيْنَهُمْ وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ
 عَلَى قَدَمِ نَبِيِّنَا وَرَسُولِنَا صَلَاحٌ فَهُوَ كَمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 بِالْأَنْبِيَاءِ يَتَقَالَّدُ فِي الْأَصْطِلَاحِ الْعَارِفِينَ مُحَمَّدًا الزَّمَانُ لِأَنَّهُ
 هُوَ مَظْهَرُ الْأَتَمِّ مِنْ مَظَاهِرِ الْحَقِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي رَجَالٌ مَنْزِلَتُهُمْ كَمَنْزِلَتِي يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ فَمَنْزِلَتُهُ وَدَرَجَتُهُ كَمَنْزِلَةِ نَبِيِّنَا وَدَرَجَةُ رَسُولِنَا وَسَيِّدِنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ظِلٌّ وَلَا يَكُونُ إِلَّا دُخْلُ خَالِكٍ
 عَنْهُمْ فِي أَيِّ أَرْوَمَةٍ كَانَتْ مِنْ زَمَانِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَنْ
 تَقُومَ السَّاعَةُ لِأَنَّ هِيَ سُنَّةُ اللَّهِ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا
 قَالَ غَوِثُ الثَّقَلَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلِيَتَحَقَّقَ بَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

أَجْرَى الْعَادَّةَ بَلَّان يَكُونُ فِي الْأَرْضِ شَيْخٌ وَمُرِيدٌ وَصَاحِبٌ
وَمُصْطَوَّبٌ وَتَابِعٌ وَمَتَّبِعٌ مَنْ وَلَدَ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ
قَالَ النَصِيرُ فِي رِيَاضِ الْقُدُسِ بَدَانِكُمْ دَرَمِيَانِ وَجُوبِ وَكُونِ كِه عِبَارَتِ اَز
ظَاهِرِ وَجُودِ وَظَاهِرِ عِلْمِ اسْتِ وَشَعْرَازِ الْهَيْتِ وَعِبْدِيَّتِ اسْتِ يَكِ حَقِيقَتِ اسْتِ كِه جَامِعِ
هَرِ دُورِ مَرْتَبَةِ اسْتِ وَفَيْضِ مَقْدُسِ بَرَسِ شُودِ نَشَاءِ هَرِ دُورِ اسْتِ دَرِ وَجُودِ خَارِجِي وَ
آن حَقِيقَتِ اِنْسَانِ اسْتِ وَبِرْزَخِ الْبَرَاذِخِ نِيْزِ اَوْرَا كُونِيْدِ حَقِيقَتِ آدَمِ كِه مَرَجِ الْيَكْمَرِيْنِ
يَكْتَفِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرُوحٌ لَا يَخْفِيَانِ نِيْزِ عِبَارَتِ اَزِ اسْتِ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ
لَا تُخْفِيَانِ اَشَارَتِ بَاوُ وَكُوْلَاكَ لَمَّا أَظْهَرْتُ الرَّابُّوْبِيَّةَ اِيْنَسَانِ اسْتِ
بِكَمَالَاتِ اَوْ كِه بِيْ اَوْ فَيْضَانِ حَقِّ دَرِ خَارِجِ صُورَتِ نَهْ نِيْزِ اِيْرَا كِه اَوْ هُمْ صِفَاتِ اَلْهِى رَا
شَا نِلِ اسْتِ وَهُمِ اَعْتِبَارَاتِ كُوْنِي رَا حَاطِلِ بِالْاَلْهِيَّاتِ اَزِ الْاَلْهِيَّاتِ مُسْتَفِيزِ اسْتِ وَ
كُوْنِيَّاتِ كُوْنِي رَا مَفِيزِ وَاوْ خَلِيفَةُ وَجُودِ مُطْلَقِ اسْتِ بَا عْتِبَارِ مَرْتَبَةِ وَاصْدِيَّتِ نَهْ مَرْتَبَةِ
اَلْوَهْبِيَّتِ پَسِ بَايْنِ اَعْتِبَارِ لَفْظِ اَنَا الْحَقُّ وَتُبْحَانِي وَهَلْ فِي الدَّائِرَةِ
غَيْرِيْ صُورَتِ كَمَالِ نَبُودِ بَلْ كِه قِسْمِ رَا جَامِعِ وَ قِسْمِ رَا تَارِكِ چِه وَجُودِ مُطْلَقِ چِنَا نَخِ
بِكَمَالَاتِ اَلْهِى مُتَجَلِيْ اَوْ مَحْمُودِ بِنَقَائِصِ اِمْكَانِيَّةِ مُتَجَلِيْ وَاوْ مَوْجُودِ صِفَاتِ وَا فِعَالِ وَشَيْوْنِ
اَعْتِبَارَاتِ بَلْ كِه جَمِيعِ مَرَاتِبِ الْاَلْهِيَّاتِ وَدَارِجِ كِيَانِيَّاتِ اسْتِ وَ عِلَّتِ عَالِي تَمَامِ مَوْجُودَاتِ
وَمُظْهَرَاتِ اسْتِ كِه بِيْ اَوْ مَوْجُودِ دَسِ اَزِ مَوْجُودَاتِ وَتَعَيَّنِ اَزِ تَعَيَّنَاتِ غِيْبَا وَ شَهَادَةِ وَ
بَيْنَهَا صُورَتِ نَهْ نِيْزِ دُورِ بِيْ تَوْجِهِ اِيْجَادِ وَ سَعِ عَالِي اَزِ عَوَالِمِ رُوحَا وَ مَثَالَا وَ اِيْلَاحِقْمَا
دَرِ وَجُودِ نِيَا يَدِ شَهَرِ

| | |
|--|------------------------|
| یک گل مقصود درین بوستان | چیده نشد بے مدد دوستان |
| و ادنی تصرف او آنست که در جمیع تعینات من الموجودات و المظاهر محترک و سکن قبل از وجود خارجی و بعد از وجود خارجی غیر ادنیست و شارح قصری میگوید چنانکه | |

صاحب مقام محمود یعنی محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم می فرماید **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَرُوحِي** همچنین اگر کسی را دیده باشد و بینائی او بکل کل **يَوْمَ هُوَ فِي شَأْنٍ** مکمل گردد که **وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا** عبارت از تجلی ذات و حقیقت اوست و او در هر مرتبه بمناسب آن مراتب ظاهر و هویدا شده چنانکه در ارواح عین معانی و در عالم مثال عین مثال و در عالم اجسام عین اجسام مرکبه و لطیفه و در شهادت عین قوای فکریه و سمویه و در عناصر و طبایع عین حرارت و برودت و رطوبت و یبوست و در نشاء و غصه و خولش انسان کامل بجمع مراتب و قابلیت که قبل از ان داشت موجود و پیدانه گشته و آن عروج است روحانی و مثالی و شهادتی و نشاء انسانی **انتهی** قول پس فرمود کامل منظر این حقیقت را صوفی گویند چنانچه مخصوص گردانیده است حضرت سید الطائفة جنید رحمه الله علیه صوفیان را به هشت خصال تا علامت باشد مرشدان خست ایشان را **دِرْکَمَالٌ قَالَ الْقَصُوفُ مَبْنِي عَلَى شَأْنِ خَصَالِ السَّخَاءِ وَالزُّعْمَاءِ وَالْقَصِيرُ وَالْأَشَاءُ وَالْفَرِيَّةُ وَالْبَيْتُ الصُّوفُ وَالسِّيَاحَةُ وَالْفَقْرُ** اما السَّخَاءُ فَلَا بُرَاهِيْمُ وَاَمَّا الزُّعْمَاءُ فَلَا شِقَاقَ وَاَمَّا الصُّبْرُ فَلَا يُؤْتَبُ وَاَمَّا الْإِشَارَةُ فَلَنْ كَرِيًّا وَاَمَّا الضَّرْبَةُ فَلْيُجَبِّي وَاَمَّا لَيْسَ الْقِيُوفُ فَلْيُؤَسِّ وَاَمَّا السِّيَاحَةُ فَلْيُعِشْ وَاَمَّا الْفَقْرُ فَلْيُحْمَرْ **صلی الله علیه وآله وسلم** و جمیع این **انتهی** و این صفات انسان کامل است که بحمل امانت و جامعیت خلافت قابل است و شیخ اکمل و افضل ترین این افراد است که شمس حقیقت و شجره مراد است - **فرو**

| | |
|---|----------------------------|
| در بشر و پوش گشته آفتاب | ختم شد و الله اعلم بالقواب |
| جامی رحمه الله علیه در نفحات الانس میگوید و اهل وصول بعد از انبیا صلوة الرحمن علیهم دو طائفه اند أَوَّلُ مشایخ صوفیه که بواسطه کمال متابعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مرتبه وصول یافته اند و بعد از ان در رجوع براس دعوت خلق بطریق متابعت ماذون و مامون شده اند و این کاملان مکمل اند که فضل و عنایت ازلی ایشان | |

بعد از استخراق در عین جمع و لیج توحید از شکم ما ہی فنا بسا حل تفرقه و میدان بقا
خلاصی و مناصی از زانی فرموده تا خلق را بنجات و درجات دلالت کنند اما طائفه دوم
جماعت آنند که بعد از وصول بدرجه کمال حواله تکمیل و رجوع بخلق بایشان نرفت
و غرقه بحر جمع گشتند و در شکم ما ہی فنا چنان ناچیز و مستهلک شده اند که از ایشان هرگز
خبر و اثری با حل تفرقه و ناجیه بقا نرسد و در سلک سالکان قباب غیرت و
قطان دیار حیرت انحراف یافتند و بعد از کمال وصول و ولایت تکمیل دیگران بایشان
مفوض نگشت **اتهی قوله** پس شیخ صوفی است مرد میدان صفا زیرا که **الصفا صفة**
الاقباب و هم شمس بلا سحاب یعنی صفا صفت احباب است آنکه از صفت خود
فانی و بصفت دوست باقی است احوال شان چون آفتاب بلا سحاب نصف النهار
آفتابی است که دست او دست خداست زیرا که **لیس الصفا من صفات البشر**
لان البشر مدد والمدر لا یخلو عن الکدر لمولفه

| | |
|---------------------------|---------------------------|
| ایک صفائے ز صفت بشر | ز آنکه بشر هست همه تن مدر |
| چون ز کدر نیست مدر را گذر | پس نبود صوفی صافی بشر |

پس صوفی از خود فانی و بحق باقی رسته از طبیعت و پیوسته بحقیقت صاحب وصول است
که بحصول مراد خود از مراد بے مراد است و از مراد و نامرادی آزاد است و متصوف که
خود را بطریق مجاهدت بر معاملات ایشان درست کند صاحب اصول است که از روی
جهد در کوائف طریقت متمکن و باستحکام تمام در لطائف آن ساکن بجلالات اینها شاد
و بمعاملات ایشان آباد است و متصوف بر اے مال و منال و حفظ جاه و جلال بلباس
درویشان بے خبر از حالات ایشان بر اے دیگران چون سگان و بنظرشان چون گوسایان
صاحب فضول است که از جمله بازمانده و بدرگاه رسم استاد از وصل و اصل محجوب
بے معنی و معیوب افتاد و در دنیا ذلیل و دیش برباد است پس شیخ صوفی صاحب وصول

خلیفه رسول ابوالصفاء است و طالب متصوف صاحب اصول پاک از فضول ابن الصفا
 و مرقه متصوف سراسر فضول چون غول در قفا است پس شیوخ کاملان و کمالات اند
 از طائفه صوفیان عام را خاص و خاص را اخص انحصار میگردانند عالم بکرت ایشان
 قائم و فیضان حق بوجود باوجود اینان دالم می باشد هر که ایشان را یافت خدا را یافت
 و هر که ایشان را شناخت خدا را شناخت ایشان نواب رسول مقبول اند و ابواب حصول
 و حصول چنانچه تخصیص کرده است صاحب کشف المحجوب در صفت شیخ آتایان پوشانند
 که مرید را مرقع پوشانند باید که مستقیم الحال باشد که از جمله فراز و نشیب طریق گذشته باشد
 و ذوق احوال چشیده و مشرب اعمال یافته و قهر جلال و لطف جمال دیده و باید که مشرب
 شود بر حال این مرید خود که وے اندر نهایت بکجا خواهد رسید از راجعان باشد یا
 از واقفان یا از بالغان اگر داند که روزی ازین طریقت باز خواهد گشت بگوید تا ابتدا
 نکند و اگر بایستد ویرا معالمت فرماید و اگر برسد او را پرورش دهد مشایخ این حدیث
 طلیبان و لما اند چون طیب بعلت بیمار جاہل بود بیمار را بطیب خود هلاک کند از آنچه
 پرورش وے نداند و خطر گاه وے نشناسد و غذا و شربت او مخالف علت سازد
 و رسول گفت صلی الله علیه و آله وسلم الشیخ فی قومہ کالبی فی ائمتہ پس اینها که
 خلق را دعوت کردند بر بصیرت کردند و هر کس را بدرجه وے بداشتند شیخ را نیز دعوت
 بر بصیرت باید کرد و هر کس را غذا وے او باید داد تا مراد و دعوت حاصل شود پس
 می نویسد و نیز گفته اند پوشانند مرقعه را چندان سلطان باید اندر حقیقت و طریقت
 که چون اندر بیگانه نگیرد سچیم شفقت آشنا گردد و چون جامه اندر عاصی پوشد از اولیا
 گردد انتہی قوله پس در استعداد ازلی هر کس که اقتضای نبوت باشد یعنی دعوت خلق
 و نشیب و فراز راه دیده باشد و بمقامات و درجات مشایخ رسیده و سنبه اجازت و
 خلافت و از شیخ کامل و مکمل بصحت علی الاتصال تا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم

ستند بود و بالاصالت شیخ است بر غیر او اطلاق لفظ شیخ و خلیفہ ہرگز جائز نیست
فی المثنوی المعنوی

| | |
|---|---|
| پیرایشانند کین عالم نبود پیش ازین تن عمر با بگذاشتند پیشتر از نقش جان پذیرفته اند | جان ایشان بود در دریای جود پیشتر از کشت بر برداشتند پیشتر از بحر دریا سفت اند |
| <p>چنانچہ می گوید نصیر رحمۃ اللہ علیہ در اصل بیست و سوم کتاب ریاض القدس پیرانکہ ظہور بطون کہ مقتضای غناسے ذاتی و کمال اسمائی است بے وجود اسماء متحقق نگردد و وجود اسماء بغیر شہود آن ہر دو مرتبہ نہ ہمچنین تا آنکہ جمیع اسماء خداے تعالی بر دل سالک متجلی نگردد و خلیفہ و برتر رخ جامع و حد فاصل یعنی توان گفت و نہ شاید کہ گفتہ اگرچہ فی الحقیقت هست اتمی قولہ کہ این حدے است کہ بشاخص صحیح التسلسلہ جامع و مزدان طامعان مانع و در میان مشائخ شیخی می باشد کہ اورا وجود واحد گویند کہ بصفت انسان کامل باشد و بعینیت ذات و اصل قدم بقدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ آلاء الصلوٰۃ و السلام از علوی تا سفلی نور فیضانش متملی ہر کہ دوستی او در دل دارد اگرچہ اورا نشاند بمعرفت منزل دارد و ہر کہ از و روے بگرداند در حرمان و خسران ابد بہمانند نمود بانشہا وجود اورا مقتنم و خدمتش از نعم الہی دانند ملولہ</p> | |
| آمد شکل احمد در عیان خویش در عالم نظام بعالم مدار اوست | شیخ الشیوخ گشت محمد زمان خویش ہم نامی است و مہدی مہند بشان خویش |
| <p>الحق درین زمانہ کہ شیوخ عتقا آشیانہ شدہ اند شیخ مابصفت قدما است بلکہ اقدم آنها در تربیت مریدان بصفت ربوبیت رحمان و در بر و احسان چون مصطفیٰ رحمت عالمیان از وجود با جودش عالم و عالمیان سرمایہ نور بلعان فیضان ہدایتش جہان و جہانیان جلوہ طور زہے لطافت کہ از کمال ظہور بر جمال روے خود نقاب اختفا انداختہ</p> | |

و تھے تڑپت کہ شور و شغب را بر شاہر حال خود قباب ساختہ نور سے است نامحسوس
 و ظہور سے است محمد بن المحمود حقیقت در صورتش جلوہ گر و صورت با صورتش تابان تر
 جملہ مشائخ تالبع ولایت احمدی و محمدی اندو او بنوع ہر دو۔ لمولہم

| | |
|--------------------------------|-----------------------------|
| اور دماغم بوسے آن یار سے رسید | کہ ازو این گلشن عالم دید |
| نگاشت در ہر دو عالم جان فراست | نافہ از کشت کفر بہر ماست |
| او ہوا من با و چون بو بگل | ظاہر و باطن گرفتہ جزو کل |
| مشت گشتم بے خبر در شوق او | من ندانم پا و سرور ذوق او |
| می رباید حشش از ہر شے مرا | نارینا شینا الا ہو روا |
| ساقیا بر خیز در دہ جام را | خاک بر سر کن غم ایام را |
| موسم عیش است اے ماہ تمام | جاء یوم العید قد تم الصیام |
| دیدن روئے تو افطاریں است | بادہ پیمائے بتو کار میں است |
| وارہم از خویش و از بیگانہ | وہ دما دم آتشین پیما نہ |
| آتے در جان عشاق افکنم | غلغلہ در انفس آفاق افکنم |
| ساقیا در دہ مے ناہم کہ تا | حال دل گویم یہ مستی بر ملا |
| آن مے صافی کہ در تخم ازل | بود از ختم نبوت مقفل |
| ہر کہ زان مے قطرہ در میکشد | او مذاق شرب احمدی چشد |
| جوش زن اندر خرابات عشق او | غلغلہ افکن سادات عشق او |
| شور در دیرو حرم بر بوسے او | شیخ و شیخ حیران بجست و جواو |
| دست و پا ہر یک بدو بر خود زدند | تا بجام دل ازان ساغر کشند |
| قطرہ زان مے ولیکن کس نیافت | آفتاب لطف او بر کس نتافت |
| ساقیا دور تو دور سرور می است | احمدی القادری الصابری است |

| | |
|--|--|
| <p> عام بکشادی در میخانه را شعله زد عشق تو اندر جان و تن ریز بر خاکم از آن آب حیات سیدی یا مرشدی مولا سئ ما ساز و برگ ما توئی من زان تو آن تو با جان من چون شیخ شہد در آلت پر یکم گفتیم بے من نمی دانم بجز تو ہو ہو و جبر تو مارا موجب آمدہ گر بہ بینم غیر تو من کافم لے سرم با دافدا سئ پاسے تو نعمت مارا بس است این کہ توئی قد شربت الراح کاسا بقا کاس گرے اوروے جانم تافتہ ریختی مارا بجم خشم را بمن آحمدی المشر بجم الذوق لی از لطافت من لطافت یافتم تافتن با یافتن دارد نظام چون نظام ملک را بود اودار مصریان دارید عزیز اورا کہ او حافظ است و صابر است و قادر است </p> | <p> تو بہر یک میسر ہی پیمانہ را سو ختم من سو ختم اے ذوالمن زندہ جاوید گرداند بذات جز تو می بینم نہ در ارض و سما عاشق خوے تو ام من آن تو از دم صبح ازل یشاق عہد تو بدی در جان ما گفتیم ترا کُل شئی ما لک الا وجهہ نذہم و جنت و جہی زان شدہ غیرت عشقت برد آن دم سرم غرقہ ام در نعمت والا سئ تو جملگیم تو شدی رفتہ دوی کز فرو عیش تا بہ عرش است انکاس بوے پیرا مان یوسف یافتہ می تراود آنچه می جوشد ز من ہم محمدی اللطافت بالعلی آفتابم بالطافت تافتم اے نظام الملتہ خیر الکرام گشت مصر حق بہ یعقوب استوار صورتا در ماہ کنعان شمس ہو از اوستیت بہر کس رہبر است </p> |
|--|--|

| | |
|--|---|
| جاری است این فیض و یسیتش مدام آن ادیبت که با صابر و راست قادر می الصابریم حافظی رفته رفته تیز گشتم در کلام بان مکن همیز و نرم لے خلیل جا بدو اینا لکن پیرهم سبیل آن رسول حق امام قائم است منزلت اورا کمنزرتی سخوان برزخ جامع و جوب کون اوست دست او دست نوال لافاست عاشقان را میکده بکشاد او فیض او عام است بهر خاص عام از در میخانه می آید ندا گر شود بخت تو یا و راے رفیق بر در پیرمغان انگنده باش سخوت کبر و غرور از سر بنه ورنه محروم الابد باشی مدام | ورنه دارد ز پیران کرام حفظه روز ازل از بهر ماست حافظ چان من است در بخودی تافت اسپ تیز گام از مالجام منتظر استاده است ابن السبیل چیت فینا کم شدن پیش رسل چون محمد هر زمان او دالم است عین النان عالم النان بدان راههای حق بطل عون اوست زان لطافت با علی گفتن بجاست سید بدرجای جام او صد سبو عاشقان را بر در او اثر دهم الصلا لے می پرستان الصلا غیر غیران رو بر اے این حقیق روے خود با خاک در آگنده باش گر بخواد جان و ایمانش بده بر رسول آمد بلاغ والسلام |
|--|---|

قَدْ تَبَيَّنَ لَكَ أَيُّهَا الطَّالِبُ الصَّادِقُ حَقِيقَةُ الشَّيْخِ وَمَنْزِلَتُهُ وَدَرَجَتُهُ فَالْتَزِمْ
خِدْمَتَهُ وَكَمَا زَمَنَهُ مَعَ الْحُبِّ وَالْإِخْلَاصِ لَعَلَّكَ تَكُونُ مِنَ الْخَاسِرِينَ بِالْمَنَاصِ
لَا أَنَّهُ هُوَ خَلِيفَةُ ذَاتِ الْإِخْدِيدِ وَمُظَهَّرُ حَقِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَالْبَرْزَخِ الْجَامِعِ بَيْنَ الْوُجُوهِ
وَالْأَسْكَانِ عَيْنِ الْإِنْسَانِ فِي عَالَمِ الْإِنْسَانِ مُدَبِّرِ الْأَكْوَانِ حَافِظِ الْقُرْآنِ مُحَمَّدِ الزَّمَانِ

لطفه سبحانه علی فی الذہور ولی فی الامور و اللہ الامر جمیعاً یفعل ما یشاء و یمیکم
 ما یرید و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا رحیم الرحمن
 الان اشروع فی جوابات السوالات العشرة فی عشرة کاملة من المبتشرة بشری
 لمن له قلب سلیم و خسرى لمن یظن انا علیه زعیم و اللہ المستعان و علیہ التکلان -
سوال اول پیر کے خلاف ہو کر مرید قائدہ اٹھا سکتا ہو یا نہیں -
الجواب بدان اسعدک اللہ تعالیٰ روشن شدہ است بتو منزلت شیخ و درجہ
 بعد آب و تاب کہ او خلیفہ حق و مظهر وجود مطلق است چون آفتاب عالم تاب
 اشعہ نور ہدایتش آفاق گیر و لمعہ ظہور افادش در عالم صغیر و کبیر رونق صدر خلافت
 علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل با و ست و زینت سند و رانت العلماء و زینت
 الانبیاء از دست اعلام رفعت شوکتش بمنطوق من بطیح الرسول فقد اطاع اللہ
 بیا عظمت بلند افراتہ و استعلام توبت رتبش بو ثوق قل انکم تم محبون اللہ
 فاتبعونی یحبکم اللہ کوس بنام محبت ہر در و مندان نواختہ ہر کہ طرح موافقت
 با و اندازد و نزد محبت بد و باز دیمہ حصول بہ بارگاہ وصول زند راہ اطاعت و
 تبعیت او صراطی است مستقیم و محبت او موسبتہ است عظیم پیش او کالمیت
 فی ید الفتال باید بود و جان و مال ننگ و ناموس نثار تعالیٰ او باید نمود از کجدار و
 مریزا و ملول شدن خود را بدست غول سپردن است و بخلان او گام زدن بدشت
 ضلالت مردن جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ می فرماید و یحذر من کفۃ جد
 لان من کفۃ الشیوخ سم قاتل فیہا مضرۃ عامۃ فلا یجاء لکفۃ بتصریح و لا
 بتأویل انتہی قولہ لان الشیخ انسان کابل و الانسان الکابل من حیث
 ہو جارح و قابل المکلافۃ و اسطۃ لفیضان الحق فیما خذہ من الحق بہمتہ
 ربوبیتہ و یبلغہ الی الخلق بہمتہ عبودیتہ لان فی الخلق من کون ما بین البتین

ضروری و لا للحق الا جهته ربوبیة ولا للخلق الاجتهاد عبودیة فلا مجالسة بينهما
 و بغير المحاسنة لا یکن ان یفیض الحق الى الخلق و یتفیض الخلق من الحق
 فلا بد من کون بينهما حقيقة کلیة جامعة لنسبتی الحق و العالم و بهی مرتبة
 التو احدثت لتسمی بلسان القوم حقيقة الانسانية و جعل لها منظر اتماما
 و هو انسان کامل و الانسان الكامل شیخ فاضل و اسطة بین الحق
 و الخلق و خلیفه للاداء و الابلاغ ما یطلبه الربا لذلک قال الله تعالی
 و ابغوا الیه الوسيلة و لا یجلی الحق علی العالم الا بواسطه ففی لفة الشیخ
 اعراض عنها و الاعراض انقطاع عن التواسطه فهو ستم قاتل پس باید که
 مرید در اطاعت و تبعیت او بکوشد و در عشق و محبت او بجوشد که شیخ طیبی است
 و مرید بقیسم در خلاف او خطرنا است و بیم زیرا که غرض از پیری و مریدی حصول
 ولایت است که بغير از و بقائه کند و آن مشروط باطاعت است که بیه او
 بمقصود نرسد و اطاعت بے محبت راست نیاید زیرا که محب از محبت راست بازی
 گراید پس محبت مخالفت نه و زرد و به ادب پیوندد چنانچه صاحب کشف المحجوب میفرماید
 و شیخ سهیل بن عبد الله التستری گوید رحمه الله علیه المحبة منة الاطاعات
 و مبانیة الخصال محبت آنست که باطاعت محبوب دست در آغوش کنی
 و از مخالفت و س اعراض کنی از آنچه هرگاه که دوستی اندر دل قوی تر بود فرمان
 دوست برد دست آسان تر بود انتهی قوله پس مخالفت بعداوت کشد و عداوت
 بقطعیست و از قطعیت در نقصان اشد و حرمان ابد بماند لغو و بالله منها پس هرگز
 مرید در مخالفت پیر فایده ندارد بلکه این خلاف ادا بار بار آرد سعدی راست
 می فرماید فرد

که هرگز بمنزل نخواهد رسید

خلاف پیر کس ره گزید

ملولفہ

| | |
|-------------------------------|----------------------------------|
| خلافت پیر خلافت رسول حق گردد | مگر بہ تیغ زند سینه تاکہ شق گردد |
| ز سادہ لوحی خودی بردگمان حصول | قسم بحق کہ سیر و سیر ورق گردد |

سوال دوم جو مرید آپ کو عقیدہ ہمسر یا برتر پیر سے جاسنے اور حضور شیخ میں اُن افعال سے کہ جن سے اس کا جاہ و جلال پیدا ہو خوش ہو یہ عقیدہ اور یہ برتاؤ مستند ہے یا نہیں۔

اجواب عقیدہ مذکور خلاف جمہور شائع عقیدہ میں متاخرین است کہ شیعہ ذمیلہ اہل عجب متناہین و عجب و تکبر صفت مذموم و عجب تر انکہ با امام جوید ماموم حق غر و جل در باب تکبر ان مغروران ان الله لا يحب كل مختال فخور فرمود و جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ عجب کنندگان را تنبیہ نمود فان العجب یسقط العبد من عین اللہ و منشا عجب و تکبر از خودی و خود بینی است و خودی و خود بینی نزدیک صوفیہ رحمہم اللہ از سخت ترین حجابات بشریت بلکہ سبب شرک بجناب الوہیت است چنانچہ حضرت عبدالمقدوس گنگوہی قدس سرہ در مکتوب صد و ہشتم می فرماید اما مردان خدا میں در خدا بینی خود بینی روانہ دارند و در خود بینی همان شرک داند کہ شرک را بران مانند لاجرم اسلام را با خود بینی اسلام ندارند و در گذارند و احد سے راست

ہدیت

| | |
|---|---|
| اگر مرا کار بسجاده برآمد فیہا | در نہ اینک من و اینک بت و اینک نہا |
| عزیز من خود بینی حرام است و نہ در ویہج انتظام است چرا کہ این خود نیست چرا خود | خود بیند کہ ہوسست ہمو و جزا و نہ نکوست نکو خوش گفت ہدیت |
| در ہر چہ نظر کردم غیر از تو نمی بینم | غیر از تو کسے باشد حقا چہ مجال است این |
| عزیز من اگر این کون متحقق الوجود بودے چنانکہ اہل ظاہر گویند چرا خود بینی حرام | |

بودے و جان مردان دران نفسودے بلیت

خون صدیقان ازین حسرت بریخت | آسمان بر فرق ایشان خاک میخت

انتہی قولہ چونکہ علیم الحکیم بعلم قدیم خود می دانست کہ انسان در منزل بشریت
بمعرض اوام غیرتیت بنیاد خود بینی خواہد نهاد و در سوداے عجب و تکبر خواہد افتاد
بد او اے او جز انصاف بعبودیت و غیر از فناء صفات بشریت نیست پس عبادت
کہ صورتش تذلل و حقیقتش نیستی است فرض نمود در کلام قدیم خود فرمود
وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ الْمُرَادُ بِالرَّبِّ مِنَ الْأَسْمِ الْمُرْتَبِ الَّذِي
هُوَ مَبْدُؤُ الْيَقِينِ لِلْعَيْنِ الْخَارِجِ فَهُوَ لَا يُتَجَلَّى إِلَّا بِوَسْطَةِ الْمَظْهَرِ الْبَرْزَخِ الْجَامِعِ
أَيُّ الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ وَالتَّجَلَّى لَا يَكُونُ إِلَّا بِصُورَةٍ كَمَا تَجَلَّى حَقِيقَةُ الْمُحَمَّديَّةِ
حِينَ ظَهَرَ الْأَدَمُ بِوَسْطَةِ الْحَقِيقَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ عَلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ قَالَ الْجَامِعُ
رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي نَقْضِ التَّصَوُّصِ فَإِنَّهُ تَعَالَى لَا يُتَجَلَّى عَلَى الْعَالَمِ الَّذِي يُؤَيِّ الْأَوَّلِ بِوَسْطَةِ
انتہی قولہ فالشیخ مظهر البرزخ الجامع و واسطۃ التجلی لعروج المرید و لما تحقق
ان العروج متعلق بهذا التجلی والتجلی موقوف على فناء الصفات البشري و
فناء الصفات البشري منحصر على الفناء في الشيخ فلا بد للمريد ان يفني فيه ليعرج
الى ربه لان اوصاف البشريته حائله بينه وبين ربه وارتقاها فناء فالفناء
حقيقۃ القبيۃ والعبدية صورته پس چون یقین بنیستی خود آید عبدیت را شاید
در عبدیت الوہیت تجلی نماید و ترا از تو باید آنگاہ دانی کہ عبد چیست و حق کیست
بر نہائی این راہ و بار دادن تا بارگاہ انبیا را فرستاد و اولیا را بر سبزه را نشان
جاسے داد تا بحق رسانند و ازین ورطہ رمانند ہمین است کہ درجہ تصدیق ایمان
خدا و رسول بمرتبہ وصول در یک پلہ نہادہ اند و بہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمَنُوا بِاللَّهِ
وَرَسُولِهِ نَدَا دَادہ یعنی اے مؤمنین موقنین بالکثرت ایمان آرید بر خدا و رسول او

بالوحدت کہ رسول خلیفہ اوست و خلیفہ در حکم مستخف عنہ می باشند پس قناد و بقا
 بحق بود همچنین خلیفہ ماست رسول و خلفاء و خلفاء و اوقات قیامت مشرف باین شرافت
 یافت ایشان یافت خداست حضرت شیخ الاسلام شیخ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ
 فرمودہ است الہی این چه فضل است کہ بادوستان خود کردہ ہر کہ ایشان را جست
 تر یافت و ہر کہ تر یافت ایشان را بشناخت استہی قولہ و فنا و خودی بے عشق و
 محبت محال و محبت بے انس محض قال سئل رُویم عن ابیہ عن ابیہ فقال ان
 تتوکل من غیر اللہ حتی من نفسك لہ لہذا حب شیخ فرض راہ است و موصول
 بدگر گاہ الہ بنا برین اہل طریقت فنا فی الشیخ را اصل محکم و اقرب الطریق قرار دادہ
 و حصول فنا و وصول بقار آمد ابران نہادہ ہر کہ بقا دوست است شیخ را می جوید و
 بخدمت اومی پوید جام محبت اومی نوشد و بقا و خودی کو شد کہ بے او ہرگز
 بجام دل نرسد و رہ بمنزل نہ برد کما قال اللہ تعالیٰ فی السورۃ الکہف من یتد اللہ
 فہو المتمد و من یفیل فلن یتجد لہ ولیا مرشد اہ چونکہ ہدایت موقوف بر وجدان
 ولی مرشد است لہذا من لا شیخ لہ فشیخ شیطان و وارد است ہر کہ او را از دست دہ
 و گردن بفرمان او نہند از رہ ہدایت دور است و در تیر ضلالت مہجور پس حب او
 توشہ راہ گیرد و محبت او بجان و دل پذیرد تا از صفات خویش فانی و بذات شیخ
 باقی گردی ابن قناد بقا از قیود بشریت بر ماند و بمقام اطلاق کہ ولایت است برساند
 گفتہ اند الاولایۃ وہی عبارۃ عن فنا العبد فی الحق و بقایہ ہر فالولی ہو
 الفانی فیہ و النبا فیہ بلکہ محققین و مجتہدین صوفیہ متفق اند کہ شیخ مراتب جمال حق
 و مظهر وجود مطلق است حق عزوجل از آیہ ید اللہ فوق ایدہم ہمارا ہ روشن کشد
 و رسول صلعم بحدیث من رانی فقد رعی الحق خبر راست داد کہ برسا لکان طریق
 ہدایت در صورت شیخ ذات حق ایشان ہادی تجلی میکند و دست او اگر رفتہ تا بدگر گاہ خود

می برد همین است که فرض است این عقیده عند الشیوخ طریقت و جاری خواهد ماند
این سنت ایشان تا قیامت حضرت شیخ فرید الدین عطار هم فرمود بلیت

مصطفی را حق بدان و حق به بین مصطفی حق بود رب العالمین

و نیز مولانا محمد اکرم صاحب در اقتباس الاوار بذیل ذکر حضرت شیخ احمد عبد الحق رودکی
قدس سره در معنی العلم حجاب الکبری فرماید و دیگر معنی می آید که تصور بر شیخ را
بعلم بشریت شیخ دانستن و می غیر رسول و نبی همین حجاب اکبر است که سبزه و می
گشته چون این علم از میان برخاست و بشریت از نظر پنهان و و می رسول بلکه
حق دانست از حجاب اکبر نجات یافت استی قوله و نیز در لطائف اشرفی در مقام
آداب مرید ذکر میکند حضرت قدوة الکبری فرمودند مرید را باید که مراد و می خبر شیخ
نبود که مقصود کلی و می جز وجود شیخ چیز دیگر که حق تعالی متجلی بصورت شیخ است
زیرا چه یبندی من یشاء و یفعل من یشاء صفت حق تعالی است شیخ در میان
جز سبب بیش نیست رباعی

نمی رفیع تشنگی ز تشنگان آب کند / نیمی دفع کمال خفتگان خواب کند
ها شا که کند غیر سبب کار می / لیکن ز پس پرده اسباب کند

حضرة قدوة الکبرابر حضرت شیخ مظفر شمس بلخی را یاد میکردند و بهجت می را
می ستودند می فرمودند که صد هزار آفرین برین مقوله و می باد که گفته است حق تعالی
در جلوه گاه فردوس چون بصورت شرف الدین جلوه نکند هرگز نه بینم مصرعه

فردوس چه کار آید گریار نباشد

تا که وجود شیخ را بتفرد مقصود معتقد نبود کار و می از پیش نرود و کمال اخلاص
به نسبت شیخ آنست که جز و می همه نقصان است و می اگر اینچنین کند نه نقصان آنست
استی قوله و نیز چند مقوله در حال حضرت شیخ محمد صادق گنگوهری در اقتباس الاوار

نقل میکند چون مادر و پدر و سه قدس ستره برین امر اطلاع یافتند گفتند که شیخ ابوسعید
 پسر ما را از کار دنیا ضائع خواهد کرد ما با و سه بگوئیم تا شیخ محمد صادق را پیش خود آورند
 ندانند بچو خود بیکار و معطل نگردانند چون خبر به بندگی شیخ ابوسعید رسید شیخ محمد صادق
 گفت که پدر و مادر تو چنین گویند اراده ات چیست او گفت که بنده را با اختیار چه کار
 اراده من آنست که حضرت پیر دستگیر بآن اشارت نمایند و من چیز ذات بابر کاتب
 چیزه دیگر از دنیوی و آخر دی نمی خواهم سبحان الله چه قادر ذات شیخ ابوسعید
 مراد را حاصل شده بود که فوق آن متصور نیست بلکه فاعل و سه قدس ستره
 در ذات پیر دستگیر بعینه مثل فاعل حضرت گنج شکر منقول است که فرموده اگر خداست
 مراد روز قیامت جمال با کمال خود بصورت پیر من خواهد نمود خواه هم دید و الا
 چشم بدان سو نمی خواهم کشود و همچنین حضرت سلطان المشائخ فرمود که اگر فردا روز
 باز پیرس جمال حق در نظرم بصورت پیر من جلوه خواهد نمود خواه هم دید و الا رو
 از انجانب خواه هم گردانید مخفی نماید از اینجا معلوم می شود که رویت حق سبحانه تعالی
 در روز قیامت مریدان صادق را بصورت پیر ایشان خواهد بود بلکه الحال مریدان
 صادق را جمال با کمال حضرت رسالت پناه و حضرت حق تعالی در آینه صورت
 جلوه گر است و نیز ازین بیان معلوم گشت که ساینکه نسبت بندگی بشیخ کامل و مکمل
 پیدا کرده یا بعد پیدا کردن این نسبت بر اعتقاد و شیخ خود ثابت ننماید اند در
 هر دو جهان از رویت محروم اند من کان فی البره اعنی فهو فی الآخره اعنی
 در شان این چنین مردمان نازل گشته است قیاسی قول پس بکتاب الله و حدیث رسول
 و عمل پیران عظام ثابت و متحقق است که صورت شیخ را مظهر وجود مطلق دانستن
 شریک خاص اهل اختصاص پیران طریقت و عارفان حقیقت بوده است
 و تاقیاست خواهد بود بلکه از استعمال آن بجای رسیده اند که تشابه به پیر دارد

وخاص در طریقه قادریه و چشتیه پیران مالدین باب شریعی دیگر دارند و ذوق دیگر
 من ذاق ذاق پس این عقیده در مشرب عشاق فرض است و عند المشائخ
 سنت که دال است بر آن عمل پیران عظام و مشائخان کرام چنانچه پیدا است
 که شیوخ سلاسل و عرفا منازل در آداب پیر کتبها ساخته اند و اشاره و کنایه
 در بیان این مشرب پرداخته فی المثنوی المعنوی

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| شمس تبریزی که نور مطلق است | آفتاب است و ز انوار حق است |
|----------------------------|----------------------------|

لہذا جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ پیش پیران عظام منع فرموده اند از کلام
 و اظهار مناقب نفس نافر جام در غنیۃ الطالبین است و عن آداب المریدان لا یکن
 بین یدئہ شیخہ الا فی حالۃ الضرورة و ان لا یظهر شیئا من مناقب نفسہ
 بین یدئہ اشتی قوله مناقب محامد را گویند و محامد اوصاف و لغوی شخص است
 کہ از ان یہ شلیت یا بقویست بر شخص دیگر اعزاز و افتخار حاصل شود چونکہ در ان
 شائبہ تعلی و تفوق دید و آن بسوے انانیت میکشید منع فرمود تا رگالمیسی
 بحرکت نیاید و بدعوے آنا خیر منه نگراید کہ انبساط بمہمات و نشاط بہ ترات از
 لوازمات این صفات است اعراض از و اقبال بحق است شیخ کہ مظهر وجود مطلق است
 تا ورا قبلہ مراد نسازی و در بندگی او جان بازی ظاہر یا ب مظهر نہ بینی و بہ مقام
 فی مقعد صدق عند ملک مقتدر نہ نشینی زیرا کہ بتجلی گاہ الوہیت عبودیت است
 و حقیقت عبودیت نیستی و فنا بر خودی است پس در فنا آنا چہ گنجایش دارد و جز
 بقرعونیت چہ بار آرد فضلا بران کہ با پیر ہم سری و برتری جوید و براہ خری پوید
 ہیچ آبی بروے کار ندارد و بلکہ یہ قطعیت و محرومیت گمارد فی المثنوی

| | |
|----------------------------|---------------------------|
| خس شاگردے کہ با استاد خویش | ہم سری آغاز دو آید بہ پیش |
| با کلام استاد و استاد جہان | پیش او یکسان ہوید او نہان |

چشم او بنظر بنور الله شده

پرده های جبل را خارق شده

پس عقیده همسری و برتری با پیر قطعاً ممنوع و مذموم است بلکه در هر مرید که شایسته این اعتقاد باشد از فیضان طریقت مقطوع و محروم اگر احياناً وقت عروج سیر و طیر اسم مرتبی عین ثابته خود در حالت شکر از سالک کلمه تعالی سرزند یا توهم همسری پیدا شود استعذار خواهد و استغفار نماید تا در امن ماند سالک ازین عقبات ممالک در لطائف اشرفی است حضرت قدوة الکبرامی فرمودند چون طالب صادق را آفتاب طلب از مشرق دل سرزند اہم وے را آنست که دامن یکے ازین دو بزرگوار که سلوک پیش از جذب یا بعد از جذب ایشان کرده باشند بگیرد و متابعت او قولاً و فعلاً و حالاً از دل و جان پذیرد و در راه سلوک اگر وے را وارد وے بلند یا شکر وے از جند پیش آید زینهار زینهار خود را محافظت باشد و البته سخن که از و بوسے اُنارینت و پیشستی آید نگوید که پیشتر وے از سالکان راه و عاکفان درگاه باین ممر از دولت وصول الہی و از قرب حصول نانتناهی فرود افتاده اند چه هر چند که سالک قطع منازل راه و رفیع ممالک مراحل بارگاه کرده باشد هنوز محتاج بشیخ است بلکه یکے از وے است که هرگز از و نمی خیزد تقریباً می فرمودند که در طبقات القویہ دیدہ ایم کہ روز وے شیخ مجد الدین بغدادی با جمعی از درویشان نشسته بود و وے برو وے قالب شد گفت ما بیضہ بط بودیم بر کنار دریا و شیخ ما شیخ نجم الدین مرغی بود بال تربیت بسر ما فرود آورده ما از بیضہ بیرون آمدیم ما چون بچہ بط بودیم در دریا رسیدیم و شیخ ما بر کنار همان حضرت شیخ نجم الدین بنور کرامت آنرا دانست بر زبان ایشان گذشت کہ در دریا بمیراد انتہی قولہ پس گذشت آنچه گذشت برو لایت خوارزم و بر حضرت شیخ مجد الدین بغدادی کہ مرہ این چنین گستاخیها با حضرت شیخ باعث وبال جان و خرابی عالمیان است چنانچہ مولانا روم می فرماید

ہمیت

| بلکه آتش در همه آفاق برد | سبب ادب تنهانه خود را داشت بد |
|---|-------------------------------|
| <p>و نیز فقهه دیگر در همان جا نقل میکند حضرت شیخ اصیل الدین سپید بازمی فرمودند که حضرت قدوة الکبرار امریدر سے بود پیر علی نام از مرد هزاره در سلوک اشتغال داشت بیشتر سے از مقامات عالی و منزلات متعالی عبور کرده بود لیکن هنوز بسر حد اعیان ثابت خود نرسیده و انجام کار بنور الالوانه انجام نداده روز سے به نسبت حضرت قدوة الکبرار تردد سے بنظر و سے رسید که موجب هبوط اعتقاد و سبب سقوط انقیاد او شد بعضی اداسے بے ادبانه نیز از و سے صادر آمدہ شخصے بسبع مبارک رسانیده که از پیر علی چنین امر سے شنیع ظاہر آمدہ فرمودند کہ او ازین خانوادہ کریم و دودمان قدیم مردود است ازین دائرہ و سے را برانیدہ چنان بگردند استی قولہ پس ازین واقعات و واردات بپایہ شہوت پیوست کہ گاہ سے مریدین مصائب و مصائب مبتلا می گردد و مورد بلا شود و باعث این ابتلا و اضلال جزین نیست کہ استعداد حضرت عیون ثابتہ بیرون نباشد از سہ حال اول آنکہ استعداد عین ثابتہ سالک جامع باشد و جمیع استعدادات عیون ثابتہ را و شامل باشد تمام صور علمیہ ذات را چنانکہ عین ثابتہ رسول اللہ صلی علیہ و آله و سلم و بعضی پیروان او و وارثانش مثل قطب ربانی محبوب سبحانی میران محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی حسنی الحسینی و عاشق حق محو مطلق سبط اطہر و صابر اصبر حضرت سید محمد و غلام الدین علی احمد صابر کلیری حسنی الحسینی رضی اللہ عنہما و نیز بعضی دیگر کالمین رضی اللہ عنہم کہ مظهر اسم جامع باشند و وہم آنکہ عین ثابتہ سالک استعداد بعض عیون ثابتہ را جامع باشد و بعض را جامع نباشد سوہم آنکہ بجز استعداد عین ثابتہ خود دیگر استعداد ہائے عیون ثابتہ را جامع و شامل نبود پس چون سالک بعین ثانیہ خود می رسد حسب استعداد جامعیت و غیر جامعیت بحالات واردات و تجلیات صور علمیہ ذات مستفیض می شود اولاً سیر و طیر در اسم مرتبی عین ثابتہ خود</p> | |

نماید و گاه باشد که در دیگر اسما هم میسر آید و ازان هم الی ماشاء الله بالارتقی کند لیکن
 منزلگاه و مقتر او همان اسم مرتبی عین ثابته او باشد پس بعضی سالکان بلند فطرت
 وقت سیر و طیر فوق الاسما می بینند خود را بلند و دیگران را در منزل گاه ایشان فرود
 گمان می برند و مغالطه می خورند که درجه بابا بالاست و مقام اینان زیر غافل از آنکه
 منزلگاه هر یک متعین با سماست و افضلیت به ترتیب اقداسیت اسما و مبادی تعینات
 و سیر و طیر لا نهایت پس سرزد میگردد از ایشان کلمه تقوی و تعلی در حالت شکر که باعث
 بهبوط از معارج و سبب سقوط از مدارج می شود چنانچه می فرمایند حضرت شیخ احمد بن محمد
 در جواب عریفه شیخ حمید بن گالی پدرانش که بعضی از اغلاط صوفیه آنست که هر گاه
 سالک در مقامات عروج خود را فوق دیگران که افضلیت آنها ثابت است و یقین
 مقام این سالک دون مقامات آن بزرگوارانست می یابد بلکه اشتباه گاه است که
 نسبت با انبیا واقع شود عیاذاً بالله منشاء غلط جمیع را آنست که هر یک از انبیا و
 اولیا را اولاً عروج تا بآن اسما است که مبادی تعینات وجود ایشان است و باین
 عروج اسم ولایت بر او تحقق می شود و ثانیاً عروج در آن اسما است و ازان اسما
 الی ماشاء الله تعالی اما با وجود این عروج ما و اسی و منزل هر کدام ایشانان همان
 اسم است که مبدء تعین وجود اوست لهذا در مقام عروج هر که ایشان را جوید اکثر
 در همان اسما یا بد چه مکان طبعی این بزرگواران در مراتب عروج همان اسم است
 و عروج و بهبوط ازان اسما بواسطه عروض عوارض است پس سالک بلند فطرت
 چون سیر و طیر او از اسما بلند تر واقع شود لاجرم ازان اسما نیز بالاتر خواهد رفت و آن
 توهم پیدا خواهد کرد عیاذاً بالله از آنکه آن توهم یقین سابق را زایل گرداند و در
 افضلیت انبیا و اولو کویت اولیا اشتباه پیدا کرد این مقام از اقدم سالکان
 است و آن وقت سالک نمیداند که آن اسما آنکه طبیعت عروجی ایشان است

واورانیز در آن جاے مکالمے طبعی هست که اذون آن اسماست و آنزل آنها
 چه افضلیت ہر شخصے باعتبار اقدامیت اسم اوست کہ مبد و تعین او گشتہ بعضے
 جماعتہ در وقت عروج چونکہ از اسمے کہ مبد و تعین برزخیہ کبرئے است بفقو گذشتہ اند
 تو تہم کردہ کہ برزخیہ کبرئی حائل نماندہ است و از برزخیہ کبرئی رسالت پناہ مراد
 داشتہ اند درین مقام شیخ بسطام می گوید لَوَا اِنِّیْ اَرْفَعُ مِنْ لَوَا ءِ مُحَمَّدٍ اَزْ عَلَیْہِ سَکَرٌ
 نَبِیْ دَانْدَہُ اَرْفَعِیَّتِ لَوَا ءِ اَوْ اَزْ لَوَا ءِ مُحَمَّدٍ نِیْسَ صَلَعمْ بَلْکَہُ اَزْ اَمُوذِجِ لَوَا ءِ اَوْسَ
 عَلَیْہِ السَّلَامُ کہ در ضمن حقیقت اسم او مشہود گشتہ است و ہر دین جواب از
 فتوحات ملکئہ ہمین حقیقت مسطور است انتہی قولہ لاحوالہ ثابت شد کہ این عقیدہ
 قبیح و تو تہم و قبیح نسبت بہ سالکان دیگر ہم روا ندارند بلکہ باعتراف منزلت اقدام شمارند
 چہ جائیکہ با مظهر وجود مطلق و صورت حق کہ شیخ مرید راست این گمان بر بند و مغالطہ
 خورند لغو ذب اللہ منہا و موجب این مغالطہ خوری اخو لی است کہ نسبت تحت و فوق
 بشریت و حقیقت بجمع النور کہ وجود مطلق است نظر بصیرت را مبسوات نمیدارد
 لهذا ظاہر را بمظہر دومی انگار د فی المثنوی

| | |
|---|------------------------------|
| تا تو می بینی عزیزان را بشہ | دانکہ میراث بلبل است این نظر |
| چون نہ فرزند بلبل سی اے عنید | پس ترا میراث آن سگ چون رسید |
| لهذا چون از نظر مرید علم بشریت بر میر تفع گشت حق در حقیقت او جلوہ گر شود او ظاہر را بمظہر خود بیند پس ہرگز پیر خود را مقید فی الدرجہ و متعین فی المقام نخواہد دید اگر چہ یا بد او را در مقام اسم مبد و تعین وجود او زیرا کہ ہر درجہ و ہر مقام تجلی گاہ حق است ظاہر و تجلی می شود در ہر مظہر وجود خود و بری است از ہر درجہ و ہر مقام تَعَالٰی اللہ عَنْ ذٰلِکَ عَلُوًّا کَبِیْرًا فِی الْمَثْنٰوِی | |
| بجراحہ است و اندازہ بدان | شیخ و نور شیخ را بنود کران |

| | |
|---|--------------------------------|
| کُلُّ شَيْءٍ غَيْرُ وَجْهِ اللَّهِ قَنَاسٌ | پیش بچد هر چه مردود است و کاست |
| <p>با وجود این کمال و جمال که از حضرت ذی الجلال جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ حاصل بود اشاره و کنایه هم نسبت به پیر خود که تعلق و تفوق نفسیه بود بلکه در غنیة الطالبین براسے شیخ بسے آدابها رقم نموده اند و در باب آن تاکید شده فرموده و غیر ممکن است که آنحضرت دیگران را تعلیم فرمایند و خود بران عمل نہ نمایند قال اللہ تعالیٰ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَبِذَا ضَلَّاتٍ عَنْ سُتَانِ الْمَشَارِجِ وَ أَكْرِشْنِي دَرِیْ مَرِیدِ خود گوید که فلان مرید من از من بدرجہ فوق رفته است فضل و عطاسے شیخ است کہ از تعین بمرتبہ لا تعین و از حد بدرجہ بچد می رسانند مرید خود را و مرتبہ ذات میدہد و از نہ آنکہ فی الواقع چنین است در قول حضرت ستری سقطی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف المحجوب تصریح آن می فرماید روزی از ستری پرسیدند کہ هیچ مرید را درجہ بلند تر از پیر می باشد گفت بل بران این ظاہر است جنید را رحمۃ اللہ علیہ درجہ فوق درجہ من است و این قول از ان پیر بہ تواضع بود و آنچه گفت بہ بصیرت گفت اما کس را بتفوق خود دیدار نباشد کہ دیدار بہ تحت تعلق گیرد و قول و سے دلیل واضح است کہ بدید جنید را اندر فوق مرتبہ خود چون دید اگرچہ فوق دید تحت باشد و مشہور است کہ اندر حال حیات ستری رحمۃ اللہ علیہ مریدان مر جنید را رحمۃ اللہ علیہ گفتند کہ شیخ با ما سخنہ کوتا دلمایے راحتے باشد و سے اجابت نکرد و گفت تا شیخ من بر جاسے است من سخن نگویم تا شبے خفته بود مر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بخواب دید کہ گفت یا جنید مر خلق را سخنہ گو سے کہ کلام ترا خداوند تعالیٰ سبب سجات عالمے گردانیدہ چون بیدار شد اندر دلش صورت گرفت کہ درجہ من از درجہ ستری اندر گذشت کہ مرا از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر دعوت آمد چون بامداد بود ستری مرید سے را فرستاد کہ چون جنید سلام نماز بدہد اورا بگو کہ بگفت مریدان مرا ایشان را سخنہ نگفتی و شفاعت</p> | |

مشایخ بغداد نیز رو کردی و من پیغام فرستادم هم سخنی نگفتی اکنون باره پیغام بر می آید
 علیه وآله وسلم فرمود فرمان او را اجابت کن چنانکه رحمة الله علیه گفت آن پنداشت
 از سر من بشد و دانستم که سراسر اندر همه احوال مشرف ظاهر و باطن من است و درجه و
 فوق درجه من که و سه بر اسرار من مطلق است و من از روزگار و سه پیغمبر نزدیک آدم
 و استغفار کردم و از و سه پرسیدم که تو پیغمبر هستی که پیغامبر اصلی الله علیه وآله وسلم
 بخواب دیدم گفت من خداوند را بخواب دیدم که گفت رسول را فرستادم تا جعفر را بگوید
 که وعظ کن مطلق را تا مراد اهل بغداد از و سه حاصل شود اندرین حکایت دلیل واضح است
 که پیران به صفت که باشند مشرف حال مریدان باشند استی قول به پس ظاهر و
 باهر است که درجه مریدان درجه پیر فوق نباشد همسری با و یا تعلی بر و چگونه صورت بند
 پس هر کسی که با پیر همسری و برتری جوید از اهل ضلال است و منرا و ابر قهر جلال مبرود
 احداست و مردود اید فی المشوی

| | |
|---|-----------------------------|
| هر که گستاخی کند در راه دوست | رهزن مردان شده نامرد دوست |
| هر که بجا کی کند اندر طریق | گرد و اندر وادی حسرت غریق |
| کافر الطریقت و محروم المعرفت این چنین کسان را گویند فی المشوی | |
| کیست کافر غافل از ایمان شیخ | کیست مرده پیغمبر از جان شیخ |

مولفه

| | |
|---|-----------------------------------|
| زند به همسری و برتری مرید چو دم | دم وجود زنده آنکه حق دوست عدم |
| جنبید وقت بود یا که بایزید زمان | سبق بحق نبود زانکه زودم است و قدم |
| سوال سوهم بلا بیعت و ارادت و بدون اخذ فیضان کوئی کسی کامرید هوسکتا ہی یا نهین۔ | |

اجواب اعلم انه لا یصح الارادة الا بالبیعة والبیعة عهد علی ید الشیخ الکامل

وَالْعَارِفُ الْوَاصِلُ الَّذِي تَقْصِلُ مَسْلَسُهُ خِلَافَتُهُ اتِّصَالًا صَحِيحًا بِالْوَرَاثَةِ الْمُسْتَنَدَةِ
إِلَى خُلَفَاءِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ الْأَحْمَرِ صَلَّوْهُمُ فَمَنْ لَا بَيْعَةَ لَهُ فِي الْمَجَازِلَنْ يُطْلَقَ بِهَذَا مَرِيدٌ
فَلَا يَنْ وَهُوَ شَيْخٌ، وَلَوْ كُنْتُ فَيَضُ مِنْ أَسَى شَيْخٍ وَكُنْتُ حَصَلَ مِنْهُ خِرْقَةٌ وَطَاقِيَّةٌ
پس صحت ارادت بے بیعت مربوط است و قید اخذ فیضان غیر مشروط و استناد جریان
سلسله منحصر تصبیح خلافت علی الاتصال ورنه غیر معتبر و وبال در وبال لهذا کے رامرید
کے گفتن بدون بیعت او و بشرط صحت خلافت شیخ او راست نبود اگر چه او را
فیضان یا خرقہ و طاقیہ از کے حاصل شود چنانچہ فتوای جمہور است کہ مریدی
عن المشائخ بے بیعت غیر معتبر است و ما منظور در لطائف اشرفی است حضرت قدوۃ الکلیما
می فرمودند بیعت درست نشود تا دست بدست شیخ نهد و او مقرض نراند و خرقہ نیابد
مقرض و خرقہ از شرط لازمی نشمرده اند اما از استعمال آن بجای رسیده اند کہ ترک او
بہیچ کس نہ کردہ است چنانکہ نقل از حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری است کہ المرید
لَا يَكُونُ مُرِيدًا حَتَّى لَا يَأْخُذَهُ الشُّيُوخُ شَعْرًا رَأْسِهِ وَمَرَادُ خِرْقَةٍ كَلَاهُ يَآ پَارہ جامہ
باشند تقریباً می فرمودند کہ حضرت شیخ احمد کسوبر شیخ نظام الدین ہم رفتہ طاقیہ التماس
نمود ایشان دادند و بیعت نکردند چون حضرت شیخ نظام الدین ہم سفر آخرت کردند
شیخ احمد بر حضرت شیخ نصیر الدین محمود آمد فرمودند ہمان بس است و جمیع از صوفیان
کہ در ملازمت بودند یکدیگر در بحث درآمدند کہ طاقیہ تبرک خواہد بود بے بیعت ارادت
درست نمی شود حضرت ایشان در نتیجہ این مسئلہ شدند و با کابردہلی استفسار کردند
و بکتب مشائخ رجوع نمودند بعد نتیجہ و استفسار مشائخ و اطلاع بکتب و رسائل صوفیہ
راسخ قرار بر این یافتہ کہ بے بیعت ارادت درست نیست و این کلاہ تبرک خواہد بود انتہی
قوله وَالْفَيْضَانُ الْأَوَّلِيُّ يُمْكِنُ أَنْ يَتَّبِعَ عَلَى صَاحِبِ الْإِسْتِعْدَادِ الْأَثَرِ لِغَيْرِ
الْبَيْعَةِ الْمَجَازِي لَا كَلَمَةً نَادِرًا وَ النَّادِرُ كَالْمَعْدُومِ لَا اَعْتَبَارَ لَهُ فِي الْمَجَازِ عَنْ الْمَشَايِخِ

لَا جَزَاءَ السَّلَاسَةِ وَلَا يُكُونُ قُوًى إِلَّا عِتَابًا بَاطِنًا وَيَجْعَلُ الْمُتَقَفِّضُ بِمَنْزِلَةِ الْمُرِيدِ
مَعْنَى لَأَنْ قَبْلَ حُصُولِ الْبَيْعَةِ وَالْخَلَافَةِ الصَّحِيحَةِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ فِي الْجَزَاءِ أَوْ بِلَا سَطَرِ الْمَشَاحِجِ فِيهِ لَا زِمِّي لِهَذَا لَا يُعْتَبَرُ إِلَّا وَلَيْسَ الْقُرْآنُ
فِي الدَّرَجَةِ الصَّحَابِيَّةِ لَوْ كَانَ مُتَقَفِّضًا مِنْ رُوحِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا لَمْ يَذْكُرْ صُحْبَتَهُ
وَبَيْعَتَهُ عَاجِزًا لَأَكِنَّهُ لَوْ يُوجَدُ اتِّصَالُهُ بِأَيِّ سَلْسَلَةٍ مِنَ الشُّيُوخِ الثَّقَاتِ عَلَى
طَرِيقِ الثَّوَالِي فَهُوَ مُعْتَبَرٌ حُصُولِ التَّقْوِيَةِ فِي هَذَا الطَّرِيقِ بِكَثْرَةِ الثَّقَاتِ وَ
اجْتِمَاعِهَا فَصَارَ كَالْمَجَازِ فِي الْإِعْتَابِ لِمَوْلَاهُ

مجلس
فی اجزاء
السلسله
مجلس
اقصال قضایان
الادبیاتی بطریق
السلسله

| | |
|-----------------------------------|------------------------------|
| تو تا بدست کسی می دہی نہ دست فقیر | درست کے شودت نسبت مریدی ویر |
| اگر چه خرقة و فیضان ترا شود حاصل | تبرک است بہ نزد شیوخ جم غفیر |

سوال چهارم مرید قابل جانشینی کس وقت میں ہوتا ہو اور استرحتاے برادران
طریقت جانشینی میں ضروری امر ہی یا نہیں۔

الْجَوَابُ اعْلَمُ أَنَّهُ مِنْ غَايَةِ الْمَرَاتِبِ الْإِنْسَانِيَّةِ وَنَهَابَةِ الْعُرُوجِ الْإِدْمِيَّةِ
خَلْقُهُ الْإِلَهِيِّ وَبِهِ مَوْهَبَةٌ عَظِيمَةٌ وَغَايَةُ قَصْوَى لَا يَصِلُ الْإِنْسَانُ بِهَذِهِ الدَّرَجَةِ
إِلَّا عَلَى الْمَرْتَبَةِ الْأَسْنَى إِلَّا بِحُضْرِ الْفَضْلِ وَمَلَأَتْهُ الْفَنَاءُ مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ
وَالْبَقَاءُ بِذَاتِ الْإِلَهِيِّ وَمِنْ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ يَحْصِلُ الرَّسُوخُ فِي أَلْكَالَاتِ الْعِبَادِيَّةِ
وَالرَّسُوخُ بَيِّنَةٌ لَأَنَّ هَذِهِ الْمَرْتَبَةَ جَامِعَةٌ مِنْ رُسُخَاتِي الْحَقِّ وَالْعَالَمِ وَبَرَزَتْهُ لَارِسَةٌ
لِلْإِسْتِقْصَاةِ وَالْإِفَاضَةِ قَالَ النِّجَاشِيُّ فِي تَقْدِيرِ النَّصُوصِ بِذِيْلِ فَضْلٍ لَوْ نَسَبْنَا قَاتِ
عَلَّ النَّبِيِّ وَوَارِثَتِهِ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ مَظْهَرُ حَقِيقَةِ كَلِمَتِهِ مِنْ حَقَائِقِ الْعَالَمِ وَالْأَسْمَاءِ
انْتَهَى قَوْلُهُ فَالْمُجْتَمِعُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ فَا بِنَاءً مِنْ صِفَاتِهِ وَبِاقِيبِ
بُذَاتِ اللَّهِ وَمَظْهَرُ أَتَمِّ لَمْ يَجْمَعْ صِفَاتِهِ وَأَسْمَاءَهُ وَأَفْعَالَهُ وَهُوَ خَلِيقَةُ اللَّهِ بِالنَّصْلِ
وَالْكَلِّ خَلِيقَةُ غَيْرِهِ مِنْ ذَمَانِ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَلْقًا بِالنَّقَرِ

اَسَ بِوَاسِطَةِ الْمُحَمَّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ كُنْتُ نَبِيًّا وَالْأَدَمُ بَيْنَ
 الْمَاءِ وَالطِّينِ فَالْفَنَاءُ فِيهِ فَنَاءٌ فِي اللَّهِ وَالْبَقَاءُ بِهِ لِقَاءُ اللَّهِ وَالْفَنَاءُ لَا يَنْصُورُ
 إِلَّا بِالْمُحِبَّةِ وَالْمُحِبَّةُ لَا يُوجِدُ إِلَّا بِالْإِطَاعَةِ فَطَاعَتُهُ إِطَاعَةُ اللَّهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ
 تَعَالَى مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَاتَّبَاعُهُ فِي اتِّبَاعِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَرْحَمْكُمْ أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَرَابَةٍ قَرِيبَةٍ
 لَهُ نِسْبَةٌ بِالرَّسُولِ كَمَا كَانَتْ نِسْبَتُهُ بِاللَّهِ فَالْبَيْتُ الْفَنَاءُ فِيهِ وَالْقَائِمُ بِمَقَامِهِ
 بِالسَّلْسَلَةِ الْخَلَافَةِ إِتِّبَاعُهُ كَاتِبَتُهُ وَحُبُّهُ كَحُبِّهِ لَذَلِكَ الْفَنَاءُ فِي الشَّيْخِ فَإِنْ
 فِي اللَّهِ الْبَاقِي بِهِ بَاقٍ بِاللَّهِ لَا تَزَالُ الْوُجُودُ وَاحِدَةً فَلَمَّا حَصَلَ الْفَنَاءُ فِيهِ وَالْبَقَاءُ
 بِهِ يَجْرِي عِيُونُ الْفَيْضَانِ مِنَ الْوَاحِدِ إِلَى الْمُرِيدِ الْقَابِلِ حَيْثُ يَجْعَلُهُ
 عَيْنًا بِعَيْنِي الشَّيْخِ الْكَامِلِ مِنْ هَذَا الْفَنَاءِ يَصِلُ إِلَى مَقَامِ رِضَاءِ اللَّهِ وَيَدْخُلُ
 فِي أَسْنَانِهِ وَيَصِيرُ خَلِيفَتُهُ الْأَكْمَلُ وَصِدْقُهُ الْأَفْضَلُ كَمَا كَانَ أَبُو بَكْرٍ خَلِيفَتَهُ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ صَدِيقًا وَالْعِمْرُ وَالْعُثْمَانُ وَالْعَلِيُّ أَيْضًا فِي حُكْمِهِ وَهَذَا أَكْمَلُ
 مِنَ الصَّحَابَةِ خُلَفَاءُهُ حَسَبَ اتِّبَاعِهِ وَاجَازَتُهُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَتَدْرِي مَا أَهْتَدَيْتُمْ وَتَزَلُّ فِي شَانِهِمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَأَنَّ الْمُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَآلَهُ وَسَلَّمَ بِحُكْمِ الْخَلِيفَةِ كَمَا لَمْ يَخْلُفْ عَنْهُ فَحُبُّهُ حُبُّ اللَّهِ مِنْ أَحَبِّهِ أَحَبُّ اللَّهِ لَهُ
 وَرَضِيَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهَذَا كُلُّ فِعْلٍ عَلَى حُبِّ الرَّسُولِ مَحْبُوبِ اللَّهِ كَمَا قَالَ اللَّهُ
 تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَقِمَ اللَّهُ
 ذُرِّيَّتَهُمْ عَلَى رِضَائِهِ الصَّحَابَةُ لَا يَنْفَعُهُمْ يُقَدِّمُونَ رِضَاءَهُ عَلَى رِضَائِهِمْ فَانْتَمَ اللَّهُ
 عَلَيْهِمْ بِتَقْدِيرِهِمْ رِضَاءَهُ لِيُظْهِرَ عَلَيْهِمْ فَضْلَهُ بِأَكْرَامِهِ وَهُوَ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ لَذَلِكَ كَانُوا
 كَامِلُونَ الْعَاقِبَةُ وَكَرَمِينَ الْجَنَّةِ وَرَضُو عَنْهُ رَضُوا بِاللَّهِ بِحَسَنَةِ وَهُوَ أَنْ يُرْسِلَ
 عَلَيْهِمْ نَبِيًّا وَخَلِيفَةً مُتَّصِفًا بِالْأَوْصَافِ الرَّبُّوبِيَّةِ وَالْإِخْلَاقِ الْإِلَهِيَّةِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى

على أي الخليفة
 الذي بلغ
 خلافة الإمام
 من شيخ الزمان
 قام مقام
 الصليق
 من

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ لَهُ قُضِيََتْ أَنْ كَمَالَ قَابِلِيَّةِ الْخَلِيقَةِ وَحُسْنِ
أَخْلَاقِهِ يُؤْتِيهِمْ مِنْ تَرَاثِيهِ الْمُسْتَحْلَفِ عَنْهُ وَقَوْمِهِمْ كَمَا وَجَدَ مِنْ تَرَاثِيهِ الْحَقِّ وَ
الصَّحَابَةِ الرَّحْمَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَكَ شَرِطَتْ خِلَافَةَ الْكِبَرِ بِالْأَخْلَاقِ الْمَحْمُودِ
وَالْفَنَاءِ مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَكَانُوا خُلَفَاءَ مُحَمَّدٍ صَلَاحُكُمْ مُتَّصِفًا بِهَذَا الْأَوْصَافِ لَكَ
كَانَ حُكْمُهُمْ كَحُكْمِهِ عَلَى حَيْثِيَّةِ الْإِيمَانِ وَالْفَنَاءِ فِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لَا يُشْرِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ الْأَخْمَرُ وَالْعَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَحْمٌ لِحْمِي وَدَمٌ
وَدَمِي وَرَوْحٌ رَوْحِي وَإِنَّمَا أَمْرٌ لِتَابِعِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَنُشِئَتْ خُلَفَاءُ الرَّاشِدِينَ
فَكَانَتْ مَجْبُوبُونَ قَوْلُهُمْ وَفَعْلُهُمْ مَقْبُولٌ وَمَطْلُوبٌ وَرِسْمُهُمْ وَوَسْمُهُمْ مَرْغُوبٌ وَمُحِبُّونَ
وَمُخْلِقَاتُ خُلَفَائِهِمْ كَذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي حُكْمِهِ عَلَى مَرِيدِهِمْ فَالْشَّيْخُ الْكَامِلُ كَالْمُحَمَّدِ فِي زَمَانِهِ
بِالنِّيَابَةِ وَالْعَيْنِيَّةِ الَّتِي حَصَلَتْ مِنْ سُلْسِلَةِ الْفَنَاءِ الْأَتَمِّ فِيهِ وَكُلٌّ مَانِزِلٌ فِي شَرَانِ
النَّبِيِّ صَلَاحُكُمْ فِي الْكِتَابِ الْمُبِينِ مِنْ غَيْرِ خُصُوصِيَّةٍ يُضَدُّ عَنْهُ لَانَّهُ هُوَ بَيَانُ
مَرَاتِبِ الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ وَهُوَ نَائِبُهُ وَوَارِثُهُ وَالتَّارِثُ كَالْمُنِيبِ قَالَ الْأَمَامُ الْعَلَمُ
أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي الْمَرَاتِبِ الْعَارِفِينَ وَأَمَّا الْكِتَابُ الَّذِي
أُنْزِلَ عَلَى الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ فَهُوَ بَيَانُ الْمَرَاتِبِ الْكَلْبِيَّةِ الْمُجْمَلِيَّةِ وَالْقَصْدِيَّةِ الْبُحْرِيَّةِ
الْإِنْسَانِيَّةِ فَهُوَ بَيَانُ كِتَابِ الْإِنْسَانِ وَمَرَاتِبِهِ وَجَمْعِيَّتِهِ وَمَرَاتِبِهِ وَجَمْعِيَّتِهِ وَقَدْ قُصِّلَ
مَرَاتِبُ تَفْصِيلِهِمْ لَانَّهُ تَبَيَّنَ تَصَرُّفُ مَقَامَاتِهِمْ وَمَرَاتِبِهِمْ وَأَطْوَارُهُ وَأَدْوَارُهُ وَذَوَاتُهُ
وَصِفَاتُهُ وَأَفْعَالُهُ لَانَّهُ يَحْكِي عَنْ الذَّاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ وَالْأَفْعَالِ وَعَنْ
الْعَوَالِمِ وَمَرَاتِبِ أَهْلِهَا وَأَحْوَالِ الْعَالَمِ وَأَهْلِهَا فِي كُلِّ مَوْطِنٍ مِنَ الْمَوَاطِنِ وَعَنْ
أَجْزَائِهِمْ وَأَهْلِهَا أَجْمَالًا وَتَفْصِيلًا وَهَذِهِ تَفْصِيلُ مَرَاتِبِ الْإِنْسَانِ وَهُوَ مُجْمُوعُ
جَمْعِيَّتِهَا قُضِيََتْ أَنْ هَذَا الْكِتَابُ مُعَرِّفُ الْإِنْسَانِ وَمُبَيِّنُ مَرَاتِبِ الْكَلْبِيَّةِ وَالْمُجْمَلِيَّةِ وَالْبُحْرِيَّةِ

انتهى قوله لذلك لا يبلغ المرید علی درجة الخلافة الا تم حتى لا يصیر بین یدي
 الشيخ كالميت في یدي الغسل ومتصفاً بالاوصاف الربوبية كما لمحمد صاحب
 الجلال والجمال لان الخلافة رياسته وماركة في القوم والرياسة للخدمة بالاوصاف
 الربوبية لا لحظ النفس بالاهوية كما قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم ربي عشم
 القوم خادماً فالخلافة منصب من الحق مع الخدمة للخلق بمعنى الولاية بكم
 الواو فهي قسمان خلافة منصب الحكومة وخلافة منصب الارشاد والثاني
 منقسم لقسمين أحدهما مشروط بالاسترضاء ان كان القوم موجوداً في الخارج
 وثانيهما غير مشروط به ان لم يكونوا موجودين في الخارج وبي موقوفه في وجودها
 على واسطة جارية لا وصادف الحق والعالم في الاستعداد الانلي وفي ظهورها
 على الانسان الكامل الذي هو متحل باخلاق الله ومتحل عن اوصاف البشر
 فاستحقاق الانسان بالخلافة الكبرى لا محل قابلية في الصفات المتقابلة وآتم
 مظهرية للاسماء والاهوية الفا على فمن تتحل بالاخلاق الالهوية وتطمس
 باللطافة المحمدية وصار قانياً في الشيخ وبقياً به بعينيه ومقبولاً لخلقه
 فهو الحق ان يكون خليفة الله على عباده لان وضع الخلافة والامارة على قوم
 لا يتصور الا لافاضته وتاديبه وتهذيبه فيقتضي عدل الربوبية ان يجعل للقوم اميراً
 وخليفة اكمل منهم في الاخلاق الربوبية ومظهراً لهم بالاستعداد العلمية والعلمية
 ومقبولاً فيهم بالرضاء المَرْضِيَّة لئلا يلزم الظلم بذات الحق تعالى شأنه كما قال الله
 تعالى وما انا بظلام للعبيد والا ما وجه التخصيص لخلافة فلذه الخلافة مشروطاً
 بالاسترضاء كما على الرب في خلافة الادم ضمناً وشارة بذلك اذ قال ربك
 للسلطانة اتي جاعلاً في الارض خليفة قلوا انجعل فيها من نفسه فينا ونفسك
 الدماء قل فاستجبوا انه مفسد ومفسك وهذا من الصفات الرذيلة لا يكون

سيد

الْخَلِيفَةُ إِلَّا بِالْأَخْلَاقِ الْفَضَائِلِ كَلَيْفَتُ سُبْحَلُ خَلِيفَةٍ وَكَأَنَّا نَعْلَمُ قَلِيلًا عَنْ أَكْثَلِ
الْأَفْرَادِ مِنْ دَوْرِيَّتِهِ فِي الْمَشْنُوعِ

| | |
|---------------------------|-----------------------------|
| مشورت میرفت در ایجاد خلق | جان شان در بحر قدرت تا بخلق |
| چون ملائک مانع آن می شدند | بر ملائک خفیه ضبک می زدند |

وَمِنْ كُنْزِ سُبْحَلُ سُبْحَلُ وَتَقَدَّرَ لَكَ فَاسْتَطَعُوا الْخِلَافَةَ بِأَهْلِيهَا فَضَائِلُهُمْ مِنْ
الشَّقَرِيسِ وَالسُّبْحِ وَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ أَكْثَلَ الْأَفْرَادِ مِنَ الْإِنْسَانِ مُسْتَحَقٌّ لِلْخِلَافَةِ
بِجَامِعِيَّتِهِ بِالْأَخْلَاقِ الْأَلْوَبِيَّةِ وَالْعَبُودِيَّةِ وَمُظْهَرِيَّتِهِ بِالْأَوْصَانِ الرَّبُوبِيَّةِ وَ
الْمَرْبُوبِيَّةِ لَكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ إِبْنِي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ هُ أَهْ أَعْلَمُ
بِجَامِعِيَّتِهِ وَمُظْهَرِيَّتِهِ وَقَابِلِيَّتِهِ لِمَنْصُوبِ الْخِلَافَةِ فَشَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُظْهَرَ عَلَيْهِمْ
كَمَالُ قَابِلِيَّتِهِ الْخَلِيفَةِ بِصِفَةِ الْعِلْمِ لِيَكُونَ نَجْمَةً لِلْإِزَامِ لَمْ يَكُنْ هُوَ أَقْدَمُ مِنْ
صِفَاتِ الْإِلَهِيِّ وَأَجْمَعُهُمَا وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا هُ أَهْ سُبْحَلُ الرَّبِّ عَلَيْهِ بِالتَّحْلِيَّةِ
الْعَلِيَّةِ حَسَبَ مُظْهَرِيَّتِهِ وَجَامِعِيَّتِهِ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ هُ أَهْ فِي دَعْوَى الْخِلَافَةِ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا
إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ هُ لَمْ يَظْهَرْ عَجْزُهُمْ وَضَائِقُ الْغَرَضَةِ عَلَيْهِمْ فَأَعْتَرَفُوا
بِقُصُورِ فِهْمِهِمْ قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ هُ أَهْ أَمَرَ اللَّهُ لَظْهَرِ الْأَسْمَاءِ
نَا فِي الْمَجَازِ لِيُظْهَرَ اسْتِحْقَاقُهُ بِالْخِلَافَةِ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ظَهَرَ الْإِسْتِحْقَاقُ
لِآدَمَ وَالْإِزَامِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ لَكَ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِبْنِي أَعْلَمُ غَيْبِ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ هُ فَأَتَمَّ النُّجْمَةَ عَلَى
رُجُومِهِمْ حِينَ اثْبَاتِ الدَّعْوَى وَأَظْهَرَ عَلَيْهِمْ اسْتِحْقَاقَ الْخِلَافَةِ لِلْآدَمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لِيَرْضَوْا عَلَى خِلَافَتِهِ لِهَذَا أَمْرِهِمْ بِالسُّجُودِ لِيُوضَعَ رِضَاؤُهُمْ بِفِعْلِ الْإِطَاعَةِ
إِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا هُ أَهْ رَضُوا عَلَى خِلَافَةِ الْآدَمِ لِأَنَّ السُّجُودَ

دلیل علی رضا هم لقبول الخلیفه مقام المستخلف عنه فثبت بالدلیل القاطع والبرهان
 الشاطع انما الخلیفه اسی جانشین لا یكون قائماً بمقام الشیخ بعده حتی لا یكون القوم
 راضیاً به کما کان راضیاً للمستخلف عنه وایضاً یظهر هذا لستر ضامن حدیث
 عائشة رضی الله عنها وعن عائشة بنت قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
 فی مرضه اذ عری الی ابا بکر اباک و انا کما کنتی اکتب کتبا فانی اخاف ان یتخلف
 یتخلف و یقول قائل انا و لا ینابی الله و المؤمنون الا ابا بکر رواه مسلم
 چونکه رسول مقبول صلی الله علیه وآله وسلم خود را از میان برداشته بر خود حکم حقیقت
 گرفته بود در اقامت خلافت صدیق رضی الله عنه ذکر انکار رضا مندی خدا و مؤمنین
 بر غیر او نمود پس چنانکه رضا مندی خدا در جانشینی از اہم ترین مقامات اہل تکمیل است
 همچنین رضا مندی مؤمنین از ضروریات مقاصد دین اکنون ثابت و متحقق شد کہ
 جانشینی بے استر رضا شیخ و برادران طریقت ہرگز صورت نہ بند و زیر کہ حقیقت این
 استر رضا رضا مندی شیخ است و مجاز او رضا مندی برادران طریقت پس تا مجاز
 قائم نشود کمال حقیقت در و ظهور نکند و قائم شدن این مجاز موقوف بر تبدیل اخلاق
 و ترسیخ وفاق جانشین است و این مقصود حاصل نگردد تا جانشین از کدورت بترت
 صافی نشود و صفاء بشریت بے کمال عبدیت ممکن نیست کہ رضا ثمره اوست و
 کمال عبدیت منحصر بفا است و قنا مشروط بہ محبت و محبت منوط با خلاص و تحقق
 و وجود خلاص کمال بے اطاعت و خدمت محال زیرا کہ خدمت و اطاعت شاہد
 رضا بندہ است بہ بندگی او در کشف المحجوب است ابراہیم شیبانی گوید رضی اللہ عنہ
 علم الفناء و البقاء یدور علی الاخلاص و التوحد اربیت و صحۃ العبودیت و
 ما کان غیر ہذا فهو المخلیط و الزندقۃ قاعدہ علم فنا و بقا بر خلاص و حدیث
 است یعنی بندہ بوجہ ادایت حق مقرر آید خود را مغلوب و مقهور حق بیند و مغلوب

فانی بود اندر غلبه غالب و چون قنابر و سدرست گردد بجز خود اقرار کند و بجز بندگی
چاره نه بیند و چنگ اندر حلقه رضا زند انتهی قوله پس بے حصول عبودیت و فنا
و بے وصول مرتبه رضا هر که چون ابلیس بعجب فروغ و مدارات خویش متناسخ خلافت
کند و با ستم لالائ ظاهری و باطنی پیش آید طمانچه رز بر کله خود خور و جوگریش
آید بین آدم که در دریای نداشت و عجز بندگی غوطه خورد گوهر مقصود برد تاج خلافت
بر سر آدم نهاد و طوق لعنت در گردن ابلیس افتاد این مروه و ابد شد و آن مقبول
همیست همیشه چرمی نمایند و چرمی کشایند با آنکه نوبت اقتدار و افتخار او بر سر بازار
زنده چه کردند و آنرا که تازیانه آذینها بعبیدی بصد رسوائی و آزار زدند چه داند بنده را بندگی
باید و شرمندگی خدائی و کبریا لی سزاوار خداوند عالم راست هر که هوس او کند ابلیس شود
زینهار زینهار برده بندگی گیر و افکندگی تا ترا بزدارند و بردوش کنند چشم عیبت و اکن و خیرت را
پیشوا که پیشوا یابان دین و رهنمایان عارفین چه کرده اند و چرمی کنند شمع

تا گمان آید که ایشان بنده اند

خواجگان این بند گیسوا کرده اند

پس هر که بحال اخلاص خود را در خدمت و بندگی شیخ اندازد و در رضا جوئی و اشعار
خود سازد و آفتاب عنایت بتابد و تجلی حق در مراآت شیخ بیابد جان و مال در محبت شیخ
قربان کند و سر تسلیم و رضا فرمان او نهد آنگاه فدا دست دهد از فنا کمال عبودیت
حاصل شود و بر رضا شیخ و اصل اخوان طریقت که آیات شیخ اند و مرا یاس او
در همه شیخ را پاد کمر بسته بخدمت ایشان شتابد قال غوث الثقلین رضی الله عنه
فی الخفیة اما الصبیحة مع الاخوان فی الاثیر و الفتوة و الصفح عنهم و القیام
معههم بشرط ان خدمته لا یرى لنفسه علی احد حقاً و لا یطالب احد بحق یرى
بکل احد علی حقاً و لا یقصر فی القیام بحکم انتهی قوله پس ذات حق بصفای
خود بصورت شیخ در و تجلی کند از آن تجلی عینیت شیخ دست دهد و آن عینیت شیخ

بعلم و حکمت شایسته گرداند و با خلاق ربوبیت بالسته چون اخوان طریقت اورا
 تشخیص باوصاف شیخ دانند نقش محبت او در دل نشانند آنگاه برضامندی برادران
 طریقت ممتاز شود و به بشارت غایت کمالات انسانی و نهایت مراتب سبحانی که
 خلافت جانشینی است سرفراز گردد تا بعد شیخ مقبول همه آید و جانشینی را شاید چنانچه
 پیدا است از اشاره حضرت بهاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کہ در وقت اخیر فرمود
 محمد پارسا عین بهاء الدین شدہ پس ہر کہ یافت از خدمت یافت خدمت نردبان
 مدارج ربوبیت و معارج الوہیت است بے اورضائے شیخ و اخوان طریقت بدست
 نیاید و بے رضامندی ایشان جانشینی را شاید فی المثنوی المعنوی

ہر کہ خدمت کرد او محروم شد

ہر کہ خود را دید او محروم شد

و نیز روئے سلف و طریقہ خلف برین بودہ است ہر خلیفہ کہ سعادت خدمت خلق
 آراستہ و تحمل ایذا سے ایشان پیراستہ می شد اورا خلافت جانشینی میدادند و سرپرست
 و سردار خلق میکردند چنانچہ در حالات حضرت سلطان نظام الدین محبوب الہی و حضرت
 نصیر الدین محمود چراغ دہلی قدس سترہما از کتب تواریخ ہمین طریقہ ثبوت می شود
 و نیز در اکثر طبقات صوفیہ ہمین روش رواج یافتہ است پس استرضائے برادران طریقت
 ضروری است کہ بے ادا سلو بے ممکن نیست لمؤلفہ رباعی

رضوا عنہ چون شد کامل رضی اللہ عنہم بن
 بکن حاصل رضامندی بعدش جا و نشین

بعینت شوی قابل محبت شیخ خود بگزین
 ہمہ آیات او میدان تو اخوان طریقت را

سوال چہم مرید قابل فیضان پیر یا پیران سلسلہ بلا محبت و اخلاص پیر کے
 ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب اعلم انہ فی ہذا السؤال یبحث عن قابلیۃ المرید و فیضان الشیخ۔
 فالقابلیۃ فی الاصل طلاج ما تصدیح لقبول الشیخ و المقصود من الصلاۃ جلیۃ ہنہنا
 الذکورۃ فی ما تصدیح

قبول تبدل الاوصاف البشرية والتخلق باخلاق الالهية وتبدل الاوصاف
 من العبدية والعبدية لا تحصل الا بالفناء والفناء لا يحصل الا بالنسب
 والاخلاص كما قال القشيري رحمه الله عليه المحبة محو المحبة بصفاتهم وإثبات
 المحبوب بذاته لان الحب والاخلاص مقدمه الجش لسلطان العشق ومن
 علمه ذلك ان قبل دخوله حيث يتبدلان بافناء القرينة البشرية وميتة لان اوصافها
 فاذا دخل ودخلت انما وانقادت بالتسليم والرضا فصالح البشر واذا صالح فاز
 فوزا عظيما لانها اذا استقر فيها واستولى على سكانها انى صفاتها
 المذمومة الطاغية لقد صار البشر صالحة بالتجاش من يد الانبياء والخروج
 عن اطاعتهم فحق هذا الحين دخل في زمرة المخلصين والله قول فيها حصول
 القابلية لذلك قال عليه السلام ولا غويتهم اجمعين لا عبادكم منهم المخلصين
 ويحصل درجة التقابلية باعتبار استيلائها فيما تاتى او غير تمام ومن ابتداء
 الصلابة حيرة الى حين التماشية يظهر عجائب الحالات وغرائب الواردات من
 انوار الرب المنان لتأليف القلوب بالبر والاحسان لان القلوب مجذوبة اليه
 قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم جبلت القلوب على حب من احسن اليها
 وهذا الحب يسمى بالموودة لان الموودة لا تتعلق بالمنعم الابدية النعمة ففي الحقيقة
 محبوبه نعمه لهذا تزداد بكثرة النعمة ورجائها وينقص بقلته النعمة والياس
 عنها فقياهما بحصولها وزوالها عنه فقد انبأ والمحبة تتعلق بذات المحبوب
 لا تزيد بالوفاء ولا تنقص بالجفاء فقياهما به لذلك زوالها محال لان محبوه به
 ذات الذات باقى فالمحبة باقى فيزعم الطالب في الصورة الاولى لو روى
 الواردات العجائب والغرائب ان هذا فيضان لا والله بل هي واردات تربي
 بها اطفال الطريقة من ولاية الشيخ كالترجيع من الموضوعة الى حين الفطام

استقامت المحبة
 بركات المحبة
 لا بافناء صفاتها
 ولا تنقص بكونها
 النعمات وكلها
 بخلاف الموودة
 فيجب محبة
 محبة كالتماشي
 في المحبة
 فيكون بين
 زيادة ورجاء
 او نقصان
 بزيادة في الفطام
 بعكس موودة كما

لَا عِتْبَارَ لِمَا فِي مَقَامِ الْمَحَبَّةِ لِأَنَّ الْمُرِيدَ فِي دَرَجَةِ الْمُؤَدَّةِ كَالطُّفْلِ لَا يَكُونُ بِالْعِلْمِ
 حَتَّى لَا يَبْلُغَ إِلَى حُبِّ التَّامِّ فَإِذَا بَلَغَ بِدَرَجَةِ الْحُبِّ صَارَ قَابِلًا لِلظُّهُورِ بِسُلْطَانِ الْعَشْقِ
 وَمَا لَهَا لِحُضُورِهِ فَيُجَنَّبُ بِحُجَّتِ سُلْطَانِ الْعَشْقِ مَعَ الْعِظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ فِي دَارِ الْحُكُومَةِ
 النَّفْسُ حَيْثُ يُقْلَعُ أَمَّا يَنْتَهَا وَيَقْتَرِحُ فَرَعُودَ نَيْتِهَا وَيَحْرِقُ مَا يَنْتَهِي كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْأَشْخَرَةِ لِأَنَّ الْعَشْقَ نَارُ فِي الْقُلُوبِ
 تَحْرِقُ مَا سِوَى الْمَحْبُوبِ وَيُقْسِدُ مَا يَغْيِرُ نَيْتَهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْمُلُوكَ
 إِذَا وَخَلُّوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعْرَاجَ أَهْلِهَا آذِنًا فَلَمَّا دَخَلُوا فِيهَا لَبَسُوا
 حِثَّ النَّفْسِ ذَلِيلًا وَابْهَوْنَهَا بُدِيلًا وَظَلَمُوا عَلَيْهَا غِلْطَوَاتٍ وَقَامَ فِيهَا
 لِقَوَّتُهُ حَتَّى صَارَ النَّفْسُ مَغْلُوبًا مِنْهُ وَمُطِيعًا لِأَمْرِ الشَّيْخِ وَرَاضِيًا بِرِضَائِهِ وَفَارِيًا
 بِبَقَائِهِ الْآنَ يُسَمَّى الْعَشْقُ بِهَذَا الظُّهُورِ فَيُضَانُ لِأَنَّ تَرَوُلَ الْوُجُودِ بِصُورَةِ الْعَالَمِ
 كَمَا كَانَ مِنْ فَاجِئَةٍ أَنْ أَمْرًا بِفَيْضَانِ الْمُقَدَّسِ حَيْثُ سَتَرَ الْحَقُّ وَظَهَرَ
 الْأَدَمُ بِهَذَا عَرُوجِ الْأَدَمِ لَا يَكُنْ إِلَّا بِالسَّحْبِ التَّامِّ حَيْثُ يُنْشَرُ الْأَدَمُ وَيُظْهِرُ
 الْحَقُّ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَقِّ الْحَبِيبِ الَّذِينَ يَمْلِكُونَ بِهَذِهِ الدَّرَجَةِ وَالَّذِينَ
 آمَنُوا أَشَدَّ حُبًّا لِلَّهِ لِأَنَّ الْحُبَّ تَنْفِي صِفَاتِ الْمَحَبَّةِ وَتَشْبِثُ ذَاتَ الْمَحْبُوبِ
 فِي الْحَقِيقَةِ لَيْسَ الْفَيْضَانُ غَيْرَ الْمَحَبَّةِ الْأَشَدِّ الَّتِي قَالَ الْقَوْمُ لَمَّا عَشَقُوا قَالَ
 النَّجَّارِيُّ فِي فَصْلِ إِبْرَاهِيمَ الْهَيْمَانِ شَدَّةُ الْعَشْقِ وَهُوَ صِفَةٌ تَقْتَضِي عَدَمَ الْخِيَارِ
 صَاحِبَهَا إِلَى جِهَةِ لَيْمَاهَا بَلَّ إِلَى الْمَحْبُوبِ فِي أَمْرٍ جَهْتِهِ كَانَ لَا عَلَى التَّعْيِينِ وَ
 عَدَمَ التَّيَّارِ صَاحِبَهَا بِصِفَةِ مَخْصُوصَةٍ تَقِيْدُهُ أَنْتَهَى قَوْلُهُ وَبِهَذَا الْفَيْضَانِ
 يُتَبَدَّلُ أَوْصَافُ الْبَشَرِيَّةِ وَيَتَخَلَّقُ بِأَخْلَاقِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْمَرْأَةِ يَا أَيُّهَا
 الْأَبُو الرَّحْمَةُ بَلَّغَتْهُ الْمَحَبَّةُ إِلَى انْتِهَاءِ الْعَشْقِ حِينَ يُعِيرُ الطَّالِبُ لِلْعَبْدِيَّةِ صَاحِبًا
 وَكَامِلَةً لِلتَّجَلِّي قَابِلًا فَيَتَجَلَّى الرَّبُّ فِيهِ صَاحِبًا وَيَجْعَلُهُ فِي الْحِكْمَةِ بِالْعِلْمِ وَ

له إشارة إلى
 الحديث القدسي
 كنت أكره المحبة
 فوجدت أن لها
 فقلت الخلق يفتن
 أن هذا الحديث قد
 كان في الخبر
 صواباً في
 الظهور والوجود في
 صورة العالم
 صورة العالم
 لا آدم كما أن المحبة
 أصل موجب لنزول
 الوجود الذي لا إذا
 كذلك هو باعث
 لعودة آدم

فِي الْقُدْرَةِ كَمَا نَقَلَ فِي قُوَّةِ الْقُلُوبِ أَوْ حَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 فَقَالَ يَا دَاوُدُ أَلَا تَسْأَلُنِي الشَّوْنَ فَقَالَ دَاوُدُ يَا رَبِّ وَمَا الشَّوْنَ فَقَالَ اللَّهُ
 تَعَالَى خَلَقْتُ فِي قُلُوبِ الْمُشَاقِقِينَ مِنْ أَصْنَوَانِي وَأَكْمَمْتُهَا بِنُورٍ وَجَبِي قَاوَا
 نَظَرْتُ فِي الدُّنْيَا أَنْظُرَ إِلَى قُلُوبِهِمْ لَأَتَبَيَّنَ مَوْضِعَ نَظَرِي وَسِرِّي فِي حِزْبِي وَبَلَايَ
 أَنْ سَمِعُوا أَنِّي تَضَيُّ مِنْ نُورِ قُلُوبِهِمْ كَمَا تَضَيُّ الشَّمْسُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا أَنْتَهَى قَوْلُهُ
 الْمُرَادُ بِنُورٍ وَجَبِي فَيَضَانُ الْحَقِّقِينَ مِنْ وَجْهِ اللَّهِ وَوَجْهِ اللَّهِ الْحَقِيقَةُ الْمَحْمُودَةُ عَلَيْهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَقَالُ لَهَا فِي اصطلاح العارفين بَرَزَخُ الْبَرَزَخِ لِأَنَّهُ هُوَ
 أَوَّلُ الْمَوْجُودَاتِ مِنَ الْحَقِّ وَوَاسِطَةُ بَيْنِ اللَّهِ وَالْخَلْقِ يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ عَلَيْهِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَوَجِي وَهُوَ ظَاهِرُ الْحَقِّ وَالْحَقُّ بَاطِنُهُ
 فَحَقِيقَتُهُ ظُهُورُ الْحَقِّ بِالتَّحْقِيقِ الْأَسْمَاءِ كُلِّهَا حَيْثُ يَشْمَلُ جَمِيعَ مَظَاهِرِ الْعَالَمِ كَمَا يُجْمَلُ
 لِلْمُفَضَّلِ عَنْهَا بِوَجْهِ كَمَا قَالَ لِيَدِهِ يَدُ اللَّهِ فَوَقَّ أَنْ يَدْرِيهِمْ فِي الْمَجَازِ لَمَّا قَالَ
 نَبِيَّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَنْ رَأَى أَنِّي فَقَدَرْتُ أَعْمَى الْحَقِّ وَهِيَ بَاطِنُ الْعَالَمِ وَالْعَالَمِ
 ظَاهِرُهُ أَسْأَلُ بِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَالْخَلْقُ كُلُّهُمْ مِنْ
 نُورِي لَكَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَآيِنَمَا تَوَلَّوْا فَكُنْتُمْ وَجْهَ اللَّهِ وَالْإِنْسَانُ أَحْسَنُ الْقَوَائِمِ
 مِنْ مَظَاهِرِهِ أَعْلَى صُورَةِ الرَّحْمَنِ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ
 تَقْوِيمٍ هُوَ وَالْمُؤْمِنُونَ الْكَامِلُونَ الْهَدَاةُ مِنْ مَظَاهِرِهِ أَلْتَّامَاتُ بَشَانِ الْهَادِي لَكَ
 قَالَ نَبِيَّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ نُورِي وَالشَّيْخُ
 الْكَامِلُ الَّذِي فَتَنِي مِنْ صِفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَقَارَ بَدْرُجَةِ الْوَجْهِ وَقَامَ بِمَقَامِهِ وَوَجَلَسَ
 عَلَى عَرْشِهِ وَكُطِفَ بِلَطْفِهِ مِنْ مَظَاهِرِهِ الْأَتَمِّ فَمَوْحَاظَةٌ وَمَحْفُوظَةٌ مَنْ تَقَرَّبَ
 وَعَشَّقَ عَلَيْهِ وَفَنَى فِيهِ وَبَقِيَ بِهِ يَصِيرُ قَلْبُهُ مَوْضِعَ النَّظَرِ لِلرَّبِّ لِأَنَّ الرَّبَّ اسْمُ
 الْمُرْتَبِي وَهُوَ لَا يَشَاهِدُ فِي الْعَيْنِ الْخَارِجَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ إِلَّا بِوَاسِطَةِ الْبَرَزَخِ الْجَامِعِ

على أي الاسم
 المراد الذي
 به وجهه وتبينه

وَأَكْبَرُ نَجْمِ النُّجُومِ إِنْسَانٌ كَامِلٌ وَالْإِنْسَانُ الْكَامِلُ شَيْخٌ فَالشَّيْخُ الْكَامِلُ وَاسْطَةُ
 الْفَيْضَانِ بَلْ يَظْهَرُ الْوُجُودُ الْمَطْلُوقُ بِصُورَتِهِ فِي الْأَعْيَانِ لِأَنَّ الْأَعْيَانَ الْخَارِجِيَّةَ
 الْإِنْسَانِيَّةَ كَدَرَتْ بِعَرُوضِ الْأَوْصَافِ الْبَشَرِيَّةِ إِذَا صَفَّتْ عَنْهَا صُرُنَ قَابِلًا
 لِلتَّجَلِّيِ كَمَا يَتَّعَلَّقُ الْقَابِلِيَّةُ بِالْمُرِيدِ بِاعتبار عَيْنِهِ وَالْفَيْضَانِ بِالْمُرَادِ بِاعتبار
 نُورِ وُجُودِهِ وَلَوْ كُلُّ سَيِّفٍ لَا كُنْ جَرَى عَادَةُ الْقَوْمِ أَنْ تُنْسَبَ الْقَابِلِيَّةُ إِلَى الْمُرِيدِ
 وَالْفَيْضَانِ إِلَى الْمُرَادِ بِاعتبار التَّعَلُّقِ فَتَجَلَّى الْوُجُودُ لِلْمُرِيدِ عَلَى صُورَةِ الْمُرَادِ
 وَهُوَ الدَّلِيلُ عَلَى الْخَيْرِ إِلَى سَبِيلِ الرِّشَادِ لِذَلِكَ حُجَّتُهُ فَرَضٌ لِلطَّلَاقِ وَهَذَا
 هُوَ الظَّرِيقُ الصَّوَابُ چنانچه ثبوت میکند عشق را شیخ نصیر در اصل چهل و سوم
 کتاب ریاض القدس در سوره هُمُ عَشَقِ آخر همین عشق است که عین و سین
 وقاف بدین لباس آمده است تا نامحوران در نیابند یعنی بینی که در توریت هر جا که
 شین آمده است در قرآن سین آمده است و در اول بر سوره بسم الله آمده است
 و در توریت بشم اللوهم آمده است و ذکر موسی در قرآن بسین آمده است
 و در توریت بشین آمده است یعنی موسی مَوَآبِ را گویند بزبان عبری و شاپوین
 گویند چون در بیان آب و چوب یافته اند موسی نام کردند تا بدانی که عین و شین و
 قاف حروف عشق است که حق تعالی در کلام مجید خود یاد کرده است قاف عشق
 که عبارت از قاف قرب است پلیت

ای ظن

له بزرگواران
 شیخ نصیر در اصل
 چهل و سوم
 کتاب ریاض القدس
 در سوره هُمُ عَشَقِ
 آخر همین عشق
 است که عین و سین
 وقاف بدین لباس
 آمده است تا نامحوران
 در نیابند یعنی بینی
 که در توریت هر جا که
 شین آمده است در قرآن
 سین آمده است و در اول
 بر سوره بسم الله آمده
 است و در توریت بشم
 اللوهم آمده است و ذکر
 موسی در قرآن بسین
 آمده است و در توریت
 بشین آمده است یعنی
 موسی مَوَآبِ را گویند
 بزبان عبری و شاپوین
 گویند چون در بیان
 آب و چوب یافته اند
 موسی نام کردند تا
 بدانی که عین و شین
 و قاف حروف عشق
 است که حق تعالی در
 کلام مجید خود یاد
 کرده است قاف عشق
 که عبارت از قاف
 قرب است پلیت

همه از قاف قربی است پلیت

همه از قاف قربی است پلیت

در هر دلی که نور عشق در آید آن نور دل وجود حق تعالی را به ترتیب مقدمات
 عقلی ادراک کند و نیز قرب او با هر وجودی نم کند اشتیاقی قوله پس ناچار است
 طالب را از عشق که شود وجود بی فیضان عشقیه وجود دیگر دو طریق سلوک به بر قاف
 انتها پذیرد و تجلی گاه عشق دل انسان کامل است که با حق و اصل و خلق را

شامل است چون پیش او بیری و او را در دل خود بگیری عشق در تو تجلی کند و ترا
از تو بر آنگاه بدانی که در طریق هدایت بے تجلی اسم مادی ره نکشاید و اسم مادی
بے مظهر خود تجلی ننماید و مظهر اسم مادی محمد است علیه الصلوٰۃ والسلام
و خلفاء اکمل او سلسلاً الی یوم القیام یندی الله لنوره من لیشاء الی صراط
مستقیم اشاره ازوست و لقد جاءکم من الله نور و کتاب مبین کنیت باو
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ نُورِیْ بِنَاشِ سَاطِعٍ وَ ثُمَّ رَسَّ عَلَیْهِمْ مِنْ نُورِهِ بِرَاشِ
قَاطِعٍ در هر که آن نور بتافت و خلیفه خود ساخت حکم او یافت و همچنین خلیفه ماسے
خلفاء او سلسلاً تا قیامت یک نور اند که براسے فیضان حق و اسطیظ ظهور اند
الفقر آء کفیس و اجدی دان و لا نفرق بین احدین ترسلهم می خوان
پس مرید را باید که پیش شیخ حکم فنا بر خود راند و خود را شالشته او گرداند تا
مادی مطلق در مظهر خود ظهور کند و او را بے خود از خود عبور دهد همین است صلاحت
اعمال که مشروط است باخلاص و محبت کمال و بهمین جهت حق عزوجل اخلاص را
صراط مستقیم فرمود و مدار وصول الی الله بر و نمود چنانچه گفت و قال ہذا علی
صراط مستقیم پس تا در محبت و اخلاص کامل نشود از راه بدرگاه نرسد و
دیدار حق را قابل نبود قال الله تعالی من کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملًا
صالحًا و لا یشرک بعبادۃ ربہ احدًا چون در اخلاص و محبت که اصل عمل
صالح است کامل شد براسے تجلی عشق قابل شد آنگاه سلطان عشق بتازد و
اسباب غیرت بدر اندازد هرگاه که غیر نماند شرک به که راند لا جرم مستحق دیدار شود
و حق در وے تجلی کند بناء علیہ هدایت منحصر است بعشق شیخ خود که مظهر اسم مادی است
در هر ترسناک میا دین و خطرناک بودای می فرمایند حضرت عبدالقدوس گنگوہی
رحمۃ الله علیہ در مکتوب ہشتاد و سوم چون مرید در واقعات و واردات ترقی یابد

آن همه از جمال شیخ بر دل مریدی تا بد لاجرم میان شیخ و مرید بر حکم تعارف ازلی
محبت پدید آید و بر قدر آن تعارف تعاشق روئے نماید چندانکه جمال شیخ مرید صادق
را آینه جمال حق تعالی بود آنگاه مرید صادق شیخ پرست بود مگر اینجا گویند که مرید
پیر پرست به از خدا پرست که پیر پرست در مشاهد حق سبحانه تعالی بود و بحقیقت
خدا پرست ظاهر در مشاهد خود یا خود بود پس خود پرست بود نه خدا پرست پس هر چند
که محبت با شیخ زیادت کمال و جمال زیادت درین مقام دست حضرت عمر رضی الله عنه
را حضرت رسول صلعم پرسید یا عمر تو مارا دوست میداری عمر گفت آری یارسول الله
ترا دوست میدارم باز رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم پرسید از جان مراد دوست
میداری عمر صادق بود از سر صادق از مقام خود جواب داد یا رسول الله ترا
از جان دوست نمی دارم که جان از همه عزیز است رسول صلعم فرمود یا عمر تا تو مرا
از جان دوست نداری ایمان نداری که تا جان نبازی و خود را از میان نیست داری
دست تو بدامن کبریا ایمان نرسد که ایمان با خود پرستی نبود پس پیر پرستی که حقیقت
خدا پرستی است از خود پرستی بود و آن ایمان درستی بود تا اگر لا اله الا الله دو صد سال
گویی و محمد رسول الله نگویی و برا خلاص آن نه پویی مومن نباشی که خدا پرستی
و پیر پرستی است نه بے پیر پرستی خدا پرستی است عمر رضی الله عنه عاشق صادق
فائق بود در حال از خود بر خاست و با پیر پرستی ساخت عمر گفت یا رسول الله اکنون
ترا از جان دوست میدارم یک جان چه باشد صد جان فدای تو آرم فطوبی
لن که حب شیخ با کمال اشتیاقی قوله ازین جاست گوئی ایمان که معرفت سبحان
است در میدان محبت انداخته اند و بت را چو گانش ساخته تا هست بخلوص نسا زد
و جان در راه پیر نبازد مومن حقیقی نشود و خدا پرست نگرود بهین ضرورت اکثری
از مشایخ طریقت اول مرید را بشعلی رابطه تربیت میفرمایند تا مناسبت پیدا آید

و از مناسبت محبت روست نماید از محبت صورت شیخ در دل مرید جلوه گر آید و او را
از و بر باید پس سلطان عشق در دل خیمه زند لا یبقی ولا یتذو شیمه کند و انشرف
الأرض یثور بر بها پیش آید و بحال حق در و بتجلی نماید پس هیچ عمل و مشا هده
بے اخلاص و محبت پیر راست نیاید و قبولیت را نشاید همه بیکار بلکه او بار و آنچه
ممودار است اسرار است افشاء ستر الزبویة کفر و در کار است مصرع

ورنه در محفل رندان خبر نیست که نیست

چنانچه حضرت شیخ احمد سرهندي مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در مکتوب سی ام جلد
ثانی می فرماید اگر در دو چیز فتور زفته یا شده یکے متابعت صاحب شریعت علیه الصلوٰۃ
و السلام دوم محبت و اخلاص شیخ با ثبوت این هر دو چیز اگر هزاران ظلمات طاری شود
باک ندارد و آخر او را ضلوع نخواهند گذاشت و اگر یکے ازین دو چیز نقصان پیدا کرد
خرابی در خرابی است اگر چه بحضور و جمعیت باشد که آن استدراج است که عاقبت
خرابی دارد انتهی قوله پس هر حضور و جمعیت را که بے محبت و اخلاص شیخ باشد
استدراج نام نهند و در بازار صداقت به پله اعتبار رواج ندهند باید دانست
که طریق وصول الی اللہ بر دو نوع است یکے کسی که تعلق به مجاهده دارد
تا خود را در بوتہ ریاضت نگذازد و حجب بشریت دور سازد و آفتاب محبت نماید
و لذت مشاهده نیابد و الذین جاہدوا فینا لنمکثنهم مسمکین در پیوست بلیت

وصال دوست طلب میکنی از خود بگذر که در میان تو و او بجز تو حاصل نیست

درین صورت اول نسبت محبت جلوه گری کند و در آخر به محبوبیت رساند اگر توفیق
رفیق شود همه ریاضات و مجاهدات تعلق به همت مرید دارد تا بهمت نگیرد بمرا و نرسد
اگر چه باران مکاشفات و واردات بر زمین استعدا در مرید بار و بے محبت است
و اخلاص کامل شیخ تخم مراد سر بر نیار دند از سیر فیضانش رسد و نه از پیران عظام

زیرا که فیضان حق بعشق دارد نام و دیگرے وہی او تعلق بمشاہدہ دارد
درین صورت طالب بشراب محبت مدهوش و شاہد مقصود در آغوش از خویش
بیگانه و بدوست بیگانه نہ بردلش از مجاہدہ بار و نہ بر خاطرش از غیر غبار
یا ایہا الذین آمنوا من یرتد عنکم عن دینہم فسوف یأتی اللہ بقوم یمثلہم
و یمحو ذلک ثبوت آن میکند در بنجاست محببت در اول بگیرد و در آخر حبیب
گرداند درین صورت فیضان پیر مشروط بہ قابلیت مرید نیست بلکہ منحصر بمحض عنایت
و فضل شیخ است گفتہ اند فی المثلومی

| | |
|---------------------------|-----------------------------|
| چارہ آن دل عطاسہ بہرے است | داد او را قابلیت شرط نیست |
| بلکہ شرط قابلیت داد اوست | داد او لب و قابلیت ہست پوست |

ذلک فضل اللہ لکویتہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم ۛ لیکن بہر طریق
استلزام محبت از جانبین است و استحکام روابط مشروط بہ فیما بین از ہر طرف کہ
گستہ شود طالب خراب خستہ گردد در حدیث است من أحب لقاء الله أحب لقاء الله
و من کره لقاء الله کره لقاء الله ۛ ثابت شد کہ مرید بے محبت و
اخلاص پیر ہرگز قابل اخذ فیضان نشود پس فیضان پیر یا پیران سلسلہ کہ یکے اند
چگونہ حاصل گردد و اللہ الموفق بالمعاد و هو الولی بالریاست و من یتذیر فلا
مفضل ۛ کہ و من یضللہ فلا ہادی ۛ کہ لمؤلفہ

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| عشق است کہ شد جلوه گر صورت انسان | قابل کند و ہم بہر دو تا بر رحمان |
| تا فانی فی الشیخ نہ گردی برہ عشق | از پیر و ز پیران نبری نعمت فیضان |

سوال ششم ہر مرید پر ادائے حقوق پیر و آداب پیر واجب ہن یا نہیں
الجواب - اعلم انہ کل حق من حقوق اللہ و الخلق بمنزلة الذین یسئل
العباد یوم القیامۃ عنہ لا یجأت الا باذاعہم او عن استحقاقہم فحق الشیخ من

حَقُّوقِ الرَّبُّوبِيَّةِ لَا يَكُنُّ هُوَ مَظْهَرُهَا إِلَّا تَمَّ وَأَدَاءُهُ أَدَاءُ حَقِّ الْأُلُوْهِيَّةِ
 مَنْ كَسَلَ عَنْهُ أَوْ غَفَلَ بِهِ لَا يَصِلُ إِلَيْكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَالْمُرَاتِبَاتُ السَّبْعَانِي
 فَبِأَدَابِ الشَّيْخِ وَأَدَاءِ حَقُّوقِهِ يَبْلُغُ الْمُرِيدُ بَلْعَ الرِّجَالِ وَيَصِلُ الطَّالِبُ دَرَجَةَ الْكَمَالِ
 دَرَطَاتُ الشَّرَفِ اسْتَرْفِي اسْتِ مَكَافَاتٍ لِبَعْضِ أَزْ حَقُّوقِ تَرْسِيَّتِ شَيْخِ جَزْبِ اجَابَاتِ حَسَنِ آدَابِ
 نَتَوَانُ كَرْدِ بَسِ تَعْظِيمِ قَوْمِ مَشَائِخِ طَرِيقَتِ كَنْسَبَتِ ابْوَتِ مَعْنَوِي دَارِنْدِ اِدَاسِ حَقِّ
 بُوْدِ اَزْ تَعْظِيمَاتِ حَقُّوقِ وَ اِهْمَالِ آنْ عَيْنِ تَقْصِيرِ وَ خَسْرَانِ وَ عَقُّوقِ هَرْ كِهْ بِمَوْجِبِ فَرْمُوْدِ
 مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ بِأَدَاءِ حَقُّوقِ شَيْخِ كِهْ سَبَبِ اسْتِ اَزْ اسْبَابِ رُبُوْبِيَّةِ
 حَقِّ سَبْحَانَةِ قِيَامِ نَهْ نَمَیْدِ اَزْ اِدَاسِ حَقُّوقِ اِلَهِي قَاصِرْ ایدْ مَنْ لَمْ يَتَوَاضَعَ الرَّسَبُ الْأَدْنَى
 لَمْ يَصِلْ إِلَى الرَّسَبِ الْأَعْلَى فَرُوْ

کے بشکر خدا قیام کند | تارکِ شکر بندگانِ خدا

انتهی قولہ بلکہ بسبب عدم بجا آوری آداب پیر میرزا احاطہ بیعت خارج می شود
 كَمَا جَاءَ فِي الْأَنْهَامِ الْمُطْلَقِ مَنْ يَخْرُجُ عَنْ إِحَاطَةِ آدَابِ الشَّيْخِ فَيُخْرِجُ عَنْ
 إِحَاطَةِ الْبَيْعَةِ وَالْضَّمَّةِ وَرَقَّةٍ عَلَيْهِ تَجْدِيدُ الْبَيْعَةِ وَاجِبٌ لِهَذَا بزرگانِ دین و عارفان
 محققین خدمت پیر و آداب پیر واجب گفته اند حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
 اوشی در دلیل العارفین کہ ملفوظاتِ خواجہ بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی
 رحمۃ اللہ علیہ اند می فرماید بعد از آن روضے بدعا گوئی کرد کہ در آنچه بخدمت شیخ الاسلام
 سلطان المشائخ شیخ عثمان مارونی نور اللہ مرقدہ پیوستم و بارادت بیعت مشرف شدم
 در مدت بست سال از خدمت کردن ایشان یک زمان نفس را آسودگی ندادم
 چنانچہ روز دامنم شب ہر جا کہ خدمت ایشان مافرشندہ دعا گو برا بر بودے
 و چون بندگان خدمت کردے و جامہ خواب و توشہ بر سر کردہ بر فتمے چون خواجہ
 خدمت ازین فقیر دید نعمت بمن روان کرد کہ آن نعمت را حدے و نہایتے نہ بود

آنگاه فرمود هر که یافت از خدمت یافت مرید را باید که دتره از فرمان پیر تجاوز نکند فقط
 بعد از آن می فرماید آنگاه فرمود که برادر من شیخ شهاب الدین سهروردی همین مسأله
 بوده است که برابر سرغوش تو شمشیر بر سر کرده در ج رفتی و باز آمدی آنگاه نعمت یافت
 که آن نعمت را حدیث نیست و نهایت نبوده است **قولی** پس حصول نعمت منحصر بر
 خدمت است و خدمت موقوف بر حسن عقیدت و در حسن عقیدت صفتی است که جز بر
 بهانه جوئی میکند پس هر چند که حسن عقیدت زیادت محبت زیادت هر چند که محبت زیادت
 خدمت زیادت و هر چند که خدمت زیادت نعمت زیادت پس نعمت صورت محبت است
 و خدمت صورت شکر و هر چه نعمت شکر واجب که باعثش از دیا و نعمت است کما قال
 تعالی **لَیْسَ شُكْرُکُمْ لَایَزِیْدُکُمْ** لکن شکر شما را غایتی و نه خدمت را نهایتی
 حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رحمه الله علیه در فوائد السالکین که ملفوظات حضرت خواجہ
 قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمه الله علیه اند می فرماید بعد از آن در حسن اعتقاد
 مریدان سخن افتاد بر لفظ مبارک را ندوخته درویش را در بغداد با تپا می گرفتند و
 در معرض قتل ایستاده کردند مستقبل قبله چون سیاف در آمد تا تیغ گذارند نظر آن
 درویش بر گویر پیر خود افتاد آن درویش روئے از جانب قبله گردانیده بجانب
 گویر پیر خود کرد سیاف گفت از قبله چرا روئے میگردانی گفت روئے بجانب قبله
 خود داریم ایشان همدین مجادله بودند فرمان آمد که این را آزاد کردیم خواجہ قطب السلام
 چشم پر آب کرد فرمود که عقیده خوب آن درویش را از قتل خلاص داد آنگاه فرمود
 که مرید را در حضور و غیب پیش پیر خود می باید بود چنانچه در حیات خدمت پیر واجب است
 بلکه از آن زیادت است **قولی** چون ادب و خدمت پیر که اداسه حقیقی است از حقوق
 او در حیات و ممات از مرید بر نمی خیزد باید که همه تن بجان تزاری و خدمت گذاری او
 آویزد تا بر تیر کمال رسد و بجال حق فائز شود و این هرگز بیشتر نشود تا دل آویخته

محبت پیر دستگیر نبود زیرا که در محبت اثر است که جذب و انجذاب در میان محبت و محبوب پیدا میکند بهین چه فضل خداوندی است که حبیب خود را فرمود قُلْ لَا اسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۚ چونکه مقصود هدایت است و هدایت بے محبت مادی غیر ممکن پس بجای محبت بر مودت اکتفا کرد و آن را هم اجر رسالت قسدا داد تا اگر مودت بهم مخلوس نکند اجر پنداشته اداسے او واجب شمارند و ازین راه روسے مقصود آرد و آنرا هم بجای خواست که محل کمال تنزیل محبت است زیرا که چون محبت بکمال رسد با قریا و خدمتگاران و اشیا سے محبوب تعلق گیرد شجر

پاسے سگ بوسید مجنون خلق پسید این چو بوی | گفت این سگ که گویے در کوسے لیلی ارفته بود
تا که علاقه فیما بین مادی و معنوی قائم ماند و بکمال محبت رساند فائز مقصود شود و منظور و دود جائے غور است چه ضرورت محبت شیخ است که مودت اقرار را بر مریدان واجب ساخت و بندگان را بشان رحمت بنواخت تقاضای شان زیادت اوست که در صورت شیخ جلوه میکند و بر مریدان عرضه میداد و اسے براو که در او را شناسد و از و روسے بگرداند کور چشمی نماید و از ادب و خدمت بدر آید پس از حق تربیت شیخ در گذشتن و بر الطاف و انعامات او نظر نہ کردن راه قطعیت و محرومیت است شجر

ترسم که بکعبه زسی اسے اعزابی | کین ره که تو میروی تیر کستان است

پس ثابت شد چندانکه رابطه محبت و اخلاص شیخ محکم تر عشق شیخ جوشان تر و چندانکه عشق شیخ در جوش شاد مقصود در آغوش یعنی حق در و تجلی کند و به نعمت رویت مشرق سازد بشناس بشناس هر چند که ادب و خدمت شیخ زیادت محبت شیخ زیادت و هر چند که محبت شیخ زیادت دولت و حصول زیادت زیرا که ادب و خدمت شیخ علامت محبت شیخ است و محبت شیخ علامت محبت رسول و محبت رسول علامت محبت خداست

پس هر که از ادب و خدمت شیخ قاصر آمد از دولت و وصول حق قاصر آمد و از نعمت رتبه
 مهجور است و از قرب الهی دور من کان فی هذه اعمی فتو فی الاخره اعمی
 در جای که مودت اقربا سے شیخ حکم و جوب دارد چگونه روا باشد که در اداسه حقوق
 شیخ و آداب پیر کلام آرد حیث صد حیث شیخ که وارث ورثه لفظ جاءکم رسول
 من انفسکم عزیز علیکم ما عنتمم خیر یصل علیکم بالموافقین ردوفت ما ترجیم
 بر میدان همه تن نثار و مریدان را هنوز در اداسه حقوق پیر و آداب پیر است که استکراه استکبار
 هیبتا هیبتا عجب دور سے است منقلب که مریدان از پیران متناسه ادب دارند
 و خدمت خود بر پیران واجب شمارند محبوبیت حقنه خود شمرده و بر پیر گمان محبت بزرگ
 علم کمال می افزاند و گوئی سبقت می بازند ایهال از خدمت و انحراف از اطاعت
 میکنند حقا که این رایه است شیطانی و چاه است ظلمانی هر که در ان افتد
 تا بدنه بر آید لمؤلفه

| | |
|-------------------------------|----------------------------|
| چون نام زد دور فلک و از گون | زندیشتر بر رگ و ذوفنون |
| سر جا بلان و سفیهان بلند | بناز و نعم سفلگان ارجمند |
| به بر کرده اند طلیسان صفنا | دل پر که ورت ز حرص و هوا |
| همه تیز دندان چو گرگان به کین | شده پاسبان گو سفندان دین |
| بساده دلاں رهن و دلفریب | ربودند از خلق صبر و شکیب |
| سجده و جلال و بهال و منال | با خوان شب و روز جنگ جدال |
| نه تعظیم مادر نه واسر پدر | نه محبت برادر نه بر حق نظر |
| نه خوف خدا و نه پاس نبی | ندانند چو خود هیچکس را ولی |
| به پیران و اوستا و منت دهند | معزز مقرر همه از منند |
| طلبگار خدمت ز پیران مرید | تفوق بجویند بر بایزید |

| | |
|---|---|
| <p>کے گفت پیری پیر ازین است کے پیری پیر یک سو نهاد به مکرو دغل جبّه و سبّحه گیر حکیمان حق عالمان متین زنا اہلی شان جگر خستہ اند ز جور جفا ماسے بہتال عہد امان جویم اسے خالق ذوالمنن شد از شومی شان در فیض بند دل عاشقان سوخت زین ابتلا ز ابر کرم بار باران فیض سبح حق محمد علی و بتول پہ محبوبی متا در ذی الجلال سبح لطافت علی شیر حق خدایا تو ربی و اسمت عظیم گرفتار عالم باد بار خویش برد و فراق تو در ماندہ ایم</p> | <p>کے گوید حق خلافت من است کے بر خلیفہ چو گرگ اوفتاد نہ داب خلیفہ نہ تعظیم پیر ہمہ صوفیان مکین کا امین بہ مہر خموشی و ہن بستہ اند چو اصحاب کف اند در خواب مہد رمانی دہ زین رو بہان ز من دل طالبان است ازان دروند رسد نعرہ القطش تاسما سبح حق ابوالرحمۃ جان فیض باصحاب وارباب بابہ الحصول بعشق علی صابر ذی الجلال کشا باب رحمت بطلاب حق کہ بخشد بجز تو گناہ عظیم تو کن فضل و رحمت بکردار خویش ترا اکرم الاکرامین خواندہ ایم</p> |
| <p>ندارد خلیل از تو دیگر ہوس مگر دار با حقاقت و بس</p> | |
| <p>وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَفُلَيَّا بِهِمُ الطَّاغُوتُ يَجْرُبُونَهُمْ مِنَ الثَّوَرِ إِلَى الظُّلُمَاتِ هُ در شان ایشان است زیرا کہ نور نور محمدی است معلّم و اومظہر جمال حق است و شیخ بسلسلہ فنا فی الرسول حکیم آن نور دار دہر کہ کفران نعمت حق کہ وجود شیخ است</p> | |

بکند و ادب او از دست دهد خود را در ظلمات دوری و محجوری بنشاند طاعت پرست
نه حق پرست در لطائف اشرفی است حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند در خدمت شیخ اگر
کے اہمال ورزد بمقصد نرسد چہ جان و راہ شیخ اگر نہ سپارد بے ہمت باشد یکجان
چہ باشد اگر ہزار جان بھداے شیخ کے کند ہنوز کم است بیچارہ مجذوب شیرازی
چہ خوش گفتہ شعر

| | |
|-----------------------|-----------------------|
| جان نقد محقر است حافظ | از بہر نثار خوش نباشد |
|-----------------------|-----------------------|

انتہی قولہ چنانچہ بہ محل آداب در کشف المحجوب نقل میکند ابو حفص صدائیشاپوری
گوید رحمۃ اللہ علیہ **التَّصَوُّفُ كُلُّهُ آدَابٌ لِّكُلِّ وَقْتٍ وَ لِّكُلِّ مَقَامٍ وَ لِّكُلِّ**
حَالٍ آدَابٌ فَمَنْ كَزَمَ آدَابَ الْأَوَاقَاتِ بَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَ مَنْ ضَمَّعَ الْآدَابَ
نَمُوَ بِسَعْدٍ مِنْ حَيْثُ يَنْظُرُ الْقُرْبُ وَ مَرَدُّهُ مِنْ حَيْثُ يَنْظُرُ الْقَبُولُ تصون
بجملہ آداب است کہ ہر وقتے و ہر مقامے و حالے را ادبے بود و ہر کہ ملازمت آداب
اوقات کند بدرجہ مردان برسد و ہر کہ ادب ضائع کند او دور باشد از پندار نزدیک و
مردود باشد از گمان بردن بقبول حق انتہی قولہ چونکہ دین دار دنیا متجلی است حق
بشان مادی در صورت مشائخ و ازان مظاہر خود تربیت میکند مریدان را پس در حق مرید
مظہر وجود حق صورت شیخ است دین مقام ادب و خدمت او تین ادب و خدمت
حق باشد **وَاللّٰهُ يَهْدِيْ بِخَوْزِهِ مَنْ يَّشَاءُ** اشارت از نور رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم و وارث اوست ہر کہ ادب و خدمت او بجا نیارد و نظر بر حفظ آداب
اوقات نداشت از قبولیت دور است و قلبش بے حضور پس ادب و خدمت شیخ
کہ اداے حقے است از حقوق او وقتے من الاوقات ظاہر او باطن از ذمتہ مرید
ساقط نگردد و حق تربیت او از برداشتہ نشود حکم فرضیت دارد نہ وجوب
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَ هُوَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ لَمَوْلٰنَہُ

| | |
|-------------------------------------|-----------------------------|
| جمال شیخ حسب مال الوهیت باشد | حقوق شیخ حقوق ربوبیت باشد |
| کمر بند ست او بند و از میان بر خیزد | که فرض راه طریق عبودیت باشد |

سوال سیم بنده اپنے مولیٰ کا مولیٰ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

اجواب اعلم ان الله ما خلق عبداً تباركاً وهو المولى الى المولى كما قال الله تعالى واعلموا ان الله هو مولىكم وهذه المولاية دائمة قائمة على كل مخلوق مادامت المولاية والعبودية متجذبتان لان المولاية عبارة عن مرتبة الاسماء وهى مرتبة اجمالى متصفة بالادوات الوجوبى والنسب الفعلى باعتبار اتصاف الوجود بالكمالات والعبودية عبارة عن مرتبة اجمالى متصفة بالادوات الامكانى والكونى فى العلم مع نسب الانفعالى باعتبار انفس الوجود وبالتقاء ثنات وهما متجذبتان متكاملتان من مراتب الواجبات الحقيقية الانسانية لو ارتفعت العبودية لبطلت المولاية وهو محال فكيف تنفك العبودية من العبد لو يصل الى غايات الوصال ونهايات الكمال چنانچه میفرماید حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ در مکتوب صد و چہارم ہر چند بندہ ترقی یابد و در فنا و بقا شتابد بندہ ہمان بندہ بود و خداوند خداوند آنکہ بندہ ناچیز محض شود و نہ آنکہ بندہ خدا شود العباد باللہ من ذالک وان كان فى الحقيقة ليس الا الله وليكن بندہ در فنا و بقا چاہے رسد کہ از خود بیخ شعور نیابد و بیج و دلی با او تابد فالعبد عیہ والحق حق فاعرف فانه سر بين الله وبين عبده و خدا لا شریک لہ عبادہ و رسولہ کمال و جمال این مقام است انتہی قولہ وللحقیقة الانسانية سطور فیما عتبار الجمع والکلی المظهر الا انکم جیدی آدم علیہ السلام وهو خلیفة الله و واسطة الفیضان للعالم كما كانت الحقيقة الانسانية واسطة لظهور العالم و ابتناء الکاملین التوارثین من الانبیاء والاولیاء ایضاً خلفاء و وسطاء

فِي الْعَالَمِ كُلِّهِ جَانِحَةٌ جَامِيَةٌ كَوَيْدِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَفْعِ الْقَصُوفِ نَقْلًا أَوْ شَيْخَ الْكِبَرِ مَعَى الدِّينِ
 ابْنِ عَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا شَيَّخَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَرَعَتَاءَ مَغْرِبِيٍّ فَرَايِدَ حَقِيقَةِ الْحَقِّ لَا تُخْبِرُ
 وَبِطَرْنِ الرَّبِّ لَا تُعَدُّ فَبِأَطْرَافِهَا لَا يَكُنْ وَتَحْفِظُهَا لَا يَكُنْ وَتَبْدُو فَبِأَطْرَافِهَا لَا يَكُنْ بَاطِنًا
 فَتَرَى أَنَّ كَيْفَ ظَاهِرًا قَعْبَةً وَلِذَا لَكَ أَيْ لَكُونِ أَدَمٌ كَمَا جِهَةٌ رُبُوبِيَّةٍ
 بِهَا يَنْسَبُ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ وَجِهَةٌ عِبَادِيَّةٍ بِهَا يَنْسَبُ الْخَلْقُ جَعَلَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ
 خَلِيفَةً فِي خَلْقِهِ لِيَأْخُذَ بِجِهَةِ الرُّبُوبِيَّةِ وَنَشَأَةً الرُّبُوبِيَّةِ عَنْ الشَّرِّ تَعَالَى
 مَا يُطْلَبُ الرِّعَايَا وَيُتْلَعُ بِجِهَةِ الْعِبَادِيَّةِ وَنَشَأَةً الْجِسْمَانِيَّةِ الْكَيْمِ وَرَفِيٍّ
 مَا تَيْنِ الْجِسْمَيْنِ يَتِمُّ أَمْرُ خَلْقِهِ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ وَكَوْجَعْنَاهُ مَلَكًا لَجَعْنَاهُ
 رَجُلًا وَكَلْبْنَاهُ عَلَيْهِمْ مَا يَلْبَسُونَ لِيَجَانِسَكُمْ فِيهِ فَيَتَلَعَّكُمْ أَمْرِي وَكَذَلِكَ جَعَلَ
 سُبْحَانَهُ أَنْفِيَاءَهُ الْكَافِلِينَ خُلَفَاءَ فِي الْعَالَمِ كُلِّهِ وَغَيْرَ الْكَافِلِينَ فِيمَا يَتَعَلَّقُ
 بِهِ فَإِنَّ لِفَرْدٍ مِنَ الْأَفْرَادِ الْإِنْسَانِيَّةِ نَصِيبًا مِنْ بَذْرِ الْخَلْقِ فَيُزَيِّدُهُ بِمَا يَتَعَلَّقُ
 بِهِ كَتَبَهُ السُّلْطَانُ الْمَلِكُ وَصَاحِبُ الْمَنْزِلِ الْمُنَزَّلِ وَأَذْنَاهُ تَدْبِيرُ الشَّخْصِ
 رَبِّدْنَاهُ وَخَلَقَهُ الْعَظَمَى إِنْ شَاءَ لِلْإِنْسَانِ الْكَامِلِ أَنْتَهَى قَوْلُهُ لَمْ يَتَحَقَّقْ أَنَّ
 الْخَلْقَ الْعَظَمَى لِلْإِنْسَانِ الْكَامِلِ فَهُوَ بِأَعْيَانِ الشَّخْصِ أَيْ تَفْصِيلِ الْأَشْيَاءِ
 مَظْهَرٌ لِلْهَادِي وَيُظْهِرُ مَقَامَ الْهَدَايَةِ بِوَاسِطَتِهِ لِذَلِكَ كُلُّ مَنْ الْأَنْفِيَاءِ
 وَوَرَثَاءِ بِسْمِ الْأَوَّلِيَاءِ خُلَفَاءُ لَهُ وَوَسَائِلُ لِمُتَشَرِّفِينَ وَالْوَسِطَةُ مُطَاعٌ
 وَأَمَّا اللَّهُ تَعَالَى لَا طَاعَةَ لَهُ كَمَا قَالَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ
 مِنْكُمْ هُوَ الْمَطَاعُ مَوْلَى الْبَرِّ أَطَاعَ لَهُ فَالشَّيْخُ مُطَاعٌ وَمَوْلَى الْمُتَرَدِّينَ كَمَا أَنَّ
 الْأَبْلَسَ وَالطَّاعُونَ بِأَعْيَانِ مَظْهَرِيَّتِهِ الْمُضْطَلِّ وَوَسِطَةُ الصَّلَاةِ مَوْلَى
 لِلْكَافِرِينَ كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولِيَاءَهُمْ هُمُ الطَّاعُونَ يُخْرِجُونَهُمْ
 مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ الْأَوَّلِيَاءُ مَجْمُوعُ الْأُولَى وَالْوَلِيُّ الْمَعْنَى الْمَوْلَى كَالْقَتْلِ بِمَعْنَى الْمَقْتُولِ

فَقَبِلْتُ أَنَّ الشَّيْخَ مُوَلَّى الرَّبِّ يَدِيرُ بِأَعْيُنٍ خَلَا قُتُبَ الْمُرِيدِ عَبَادَهُ وَلَا تَنْتَقِلُ مِنْ خَلْقِهِ
إِلَّا إِلَى الْمُرِيدِ وَالْمُرِيدُ لَيْسَ بِشَيْخٍ لِلشَّيْخِ لِهَذَا لَا يَكُنْ أَنْ يَكُونَ الْمُرِيدُ خَلِيفَةً عَلَيْهِ
وَدَا سِطَّةً لِلْفَقِيْهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالشَّيْخِ فَكَيْفَ يَصِيرُ الْعَبْدُ مُوَلَّى لِمَوْلَاهُ وَلَا تَزَالُ
مَوْلَا عَيْنَيْهِمَا وَأَبُو يَتِيْمَةٍ عَنِ الْمُرِيدِينَ فِي رِطَائِقِ اسْتِغْنَاءٍ أَمَّا نَزْوِ حَضْرَتِ
قُدْوَةِ الْكِبَرِ هَرِزْمِيدِ أَيْضًا شَيْخٌ بَلِّغَ نِيَّازِ نَيْسْتِ بِهَرْدُولِ وَصُولِ وَشَوَكْتِ حَصُولِ
كَهْ دِيرَادِ سِتِّ مِيدِدِ بِهَيْمَنِ هِمَّتِ اَوْسْتِ بِلِيَّتِ

| | |
|-----------------------|----------------------------|
| مملکت عاشقی و گنج طرب | هر چه دارم به یمن همت اوست |
|-----------------------|----------------------------|

و چگونه از مرشد بے نیاز بود که از برزخ است که بر تو سے مظهر برزخ البرازخ هست
که غایت وصول سالک شهباز و عارف شطار همان برزخ البرازخ خواهد شد چنانکه
از برزخ منقول است که میگوید چیزیکه شما اورا خدا میدارید ما اورا محمد می خوانیم
و چیزیکه را که محمد می خوانید ما اورا خدا ششم

| | |
|-----------------------|---------------------------|
| بادوست پیام در نه گنج | خود بود که خود چیمبری کرد |
|-----------------------|---------------------------|

انتهی قوله چون امکان انفکاک عہدیت از مرید و اذعان بے نیازی مرید از شیخ
اصلاً ممکن نیست پس مولی مولاء خود شدن چگونه امکان دارد و هر کس که این عقیده
دارد در دو طریق است نعوذ باللہ منہا لمؤلّفہ

| | |
|-------------------------------------|--------------------------------------|
| بے بنده میکن بندگی تافانی مولی اشوی | افکندگی باید ترا تا از همه اولی اشوی |
| بیودگی هرگز کن کج غرور از سر بنم | منفک نکرد عہدیت از بنده کی مولی اشوی |

سوال هشتم شیخ وارث مستوفی صاحب ارشاد کسی حالت میں مجبور یا
کسی صورت میں فیض سانی مریدوں سے باز رہ سکتا ہو یا نہیں۔

اجواب شیخ کہ صفتش در مقدمہ گذشت نہ مجبور یا شد نہ از فیض سانی معذور
تاج خلافت اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہٗ بَرَسْرَاوَرِ وَخَلَمَتْ اَکْثَ الْیَوْمِ کَدِیْنَا

عین القضاة
محرر
بجائی

مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ در بر تخت نبوت راقی از و صدر ولایت را آرایش بدو زیرا که
 مجبوری و معذوری صفت مریدان است که زیر تکمیل می باشند و پیران مظهر وجود
 مطلق و مازون حق اند که انوار فیوضات الهی بر خلق می پاشند و ارشاد رسالت اند
 و منصب داران رشادت در کشف المحجوب است خداوند تعالی را اولیاست که
 ایشان را بدوستی و ولایت مخصوص گردانیده است و دالیان ملک و سکه اند که
 برگزیدگان و نشانه اظهار فعل خود گردانیده است و با انواع کرامت مخصوص و
 آفات طبع از ایشان پاک گردانیده و از متابعت نفس شان برانیده تا بهمت شان
 بجزوے نیست و انس شان جز با و سعه پست و میگوید پس خداوند عز و جل
 برمان نبوی را تا امروز باقی گردانیده است و اولیا را سبب اظهار آن کرده تا
 پیوسته آیات و حجت صدق محمد علیه و آله الصلوة والسلام ظاهری باشد و مرایشان را
 دالیان عالم گردانیده تا مجرد مرید ویرا گشته اند و راه متابعت نفس را اندر نوشته
 تا از آسمان بدان بهر کس اقدام ایشان آید و از زمین نبات بصفاء احوال ایشان
 روید و بر کافران مسلمانان نصرت بهمت ایشان یابند **استی قوله** پس معارف و
 تصرفات قدرت که براسه جریان فیضان نبوت و حجت تصدیق رسالت بایشان
 عطا شده اند در آن مختار اند و منصب دارد در قدرت و تصرف ایشان نه سلب را و
 و نه باز پس را را پس زیرا که در صورت سلب ولی از ولایت فرومی افتد و نسبت
 دوستیش بدشمنی مبدل میگردد و لهذا خلافت عن شان الاولیاء المحمديه صلعم لای
 قال الله تعالی فی شانهم الا ان اولیاء الله لا خوف علیکم ولا هم یحزنون
 و الشیخ فرد کابل فیهم کیف یتصور سلب القدره عنه و عطا باز پس کردن
 بعید از شان خداوندی است در لطائف اشرفی است حضرت قدوة الکرامی فرمودند
 که چون کسی را حق تعالی اندک از معرفت عنایت کند اگر آنکس بمقتضای معرفت خود

کار کند معرفت و سبب زیاده گرداند و اگر بجای معرفت کار کند معرفت موهوبه باز پس
 نگردد و تا فردا سبب قیامت بوسه بجای آن معرفت معامله کند و لیکن زیادتی ندهد و انتهای قول
 چون عطا از خطایم باز پس نگردد و مجبوری و معذوری شیخ محفوظ چگونه متصور شود
 بلکه شیخ کامل و اکمل می گذرد از درجه اذن بعد آنکه می گردد امین جناب غوث الثقلین
 رضی الله عنه در غایت الطالبین می فرماید وَ قَدْ يُنْقَلُونَ إِلَى حَالَةٍ بَعْدَ أَنْ يُجْعَلُوا
 الْأُمْنَاءُ وَ حُطِّبَ كُلُّ أَحَدٍ مِنْهُمْ بِالْأَنْفِرَادِ فِي حَالَتِهِ أَيْ ذَلِكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ عَازِمٌ
 فَلَا يَنْتَحَى جُؤَافِيهَا إِلَى أَذِنٍ لَا تَنْهَمُ صَارُوا كَالْمَقْعَدِ مِنَ الْيَمِّ أَمْرُهُمْ هَلْ بَلَّكَ قَوْلُ
 فَعَلِ أَوْ عَيْنِ قَوْلِ فَعَلِ حَقِّ مِی باشد چنانچه می فرماید حضرت امام حسین علیه السلام
 در مرآت العارفين و آنا القسم المتعلق بالحق والعبد معاً الذی یستغنی بالحققة الکلیة
 الْإِنْسَانِيَّةُ فَوَ مَرْتَبَةِ الْكَمَالِ وَمَقَامِ الْمَطْلَعِ وَمَنْزِلِ الْأَشْرَافِ عَلَى الْأَطْرَافِ
 وَ مَوْقِفِ الْأَعْرَافِ وَ فِيهِ رَجَالٌ يَعْرِفُونَ كَلَامَ بَيْنَاهُمْ لَا تَنْهَمُ مَحِيطُونَ عَلَى كُلِّ
 وَ لَهُمُ الْكَمَالُ الْمُتَعَلِّقُ بِالذَّاتِ وَالْجَلَالِ وَ الْجَمَالِ مُنْذَرِجَانِ تَحْتَ الْكَمَالِ أَرَبَابُ
 هَذَا الْمَوْقِفِ الْعَارِفُونَ الْمَوْجِدُونَ فَإِذَا تَقَرَّرَ هَذَا فَاعْلَمْ أَنَّ فِي هَذَا الْبَرَجِ يَتَصِفُ
 الْحَقُّ بِصِفَاتِ الْعَبْدِ فِي الْقَحْطِ وَالْبُكَاءِ وَالْبَشَاةِ وَالْفَرَحِ وَالْمَكْرِ وَالْإِسْتِغْرَاءِ
 وَالْمَرَضِ وَالْجُوعِ وَالْعَطَشِ وَ مَا أَشْبَهَ ذَلِكَ وَالْعَبْدُ يَتَصِفُ بِصِفَاتِ الْحَقِّ
 مِنَ الْحَيَاةِ وَالْعِلْمِ وَالْإِلَهَادَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْكَلَامِ وَالْإِحْسَاءِ
 وَالْإِمَانَةِ وَالْإِنْسَاطِ وَالْإِقْبَاضِ وَ التَّصَرُّفِ فِي الْأَكْوَانِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ أَنتهى قوله
 پس کسیکه از درجه اذن گذشت و اهل تفویض گشت محتار است و از کار پروران کردگار
 فیض رسانی مریدان و تدبیر و تصرف در عالمان از کار منصبی اوست باز ماندن از و
 میکشد بسبب عدم اجراء فیضان نبوت و تعطیل امضاء احکام قدرت که
 بر اوست همین ضرورت از و سبب وراثت شیخ بدرجه ولایت رسیده است و مستحق خلافت

گردیده فتوایم مجبوریت شیخ المختار و عدم افاضت باطله لان الشیخ یقیم
ما طر یفعل ما یشاء و یحکم یرید لمؤلفه

| | |
|--------------------------|-------------------------|
| دارشان محمد حسدی | نیست مجبور هر یک چو نبی |
| قادر اند از کمال قدرت حق | می رسانند فیض گر طلبی |

سوال ششم قدرت عطا و معطی و مختار مطلق بعد عطا باقی رستی هر یانین -
اجواب اعلم انما الانسان مظهر لذات الحق و صفاته و اسمائه و الانسان
الکامل مظهره انتم و تصدر الافعال منه بالتجلیه الاسماء الا لو همیشه بحسب
جاریتیه قال الامام الهمام ابو عبد الله الحسین علیه السلام فی مرات العارفين
فبین ذات الحق و ذات الانسان الکامل مضاعفة من جهة الکلی و الاجمالی و یکون
الاشیاء فیها علی الوجه الکلی و الاجمالی و بین علم الحق و علم الانسان الکامل
مضاعفة من حيث مظهریه لتفصیل ما جمل فی الانسان الکامل فهو مرآة للذات
بسبب هذه المضاعفة و الذات متجلیه علیه علی الوجه الکلی و الجمعی و ظاهره بر له
و علمه مرآة لعلم الحق و علم الحق متجلی علیه و ظاهره له فما فی الذات مندرج
علی الوجه الکلی و الاجمالی فهو فی مندرج علی ذلک الوجه و ما فی علم الحق ظاهر علی
وجه الجزئی و التفصیلی فهو فی علم الانسان الکامل ظاهر علی الوجه الجزئی و التفصیلی
بل علمه علمه و ذاته بلا استیادته و لا حلول فیهِ و لا صیرورة هو فانها
محال لان الاشیاء یحصل من الوجودین و کذلک الحلول و الصیرورة و ما تم
الوجود و الاشیاء موجوده علیه و معدومه بنفسها فکیف اشخاف فی هو موجود
به معدوم بنفسه انتهى قوله و بهذا اتم صفت الانسان الکامل مرآة لصفات
الحق لذلک ظهر من بعض العارفين فی کلمات حالیم کما فی الکلمات ششم

| | |
|-------------------------------|----------------------------|
| فی اجمال مظهر همه ساست ذات من | بل اسم اعظم بحقیقت چو بنگم |
|-------------------------------|----------------------------|

مُحِبُّ الْحَقِّ لَخَلِيفَتِهِ فِي الْأَسَامِ الْمَطْلُوقِ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ اِرْتِفَاعُ الْأَعْلَامِ عَلَى الْبِلَادِ
 دَلِيلٌ بِدَعْوَةِ الْإِسْلَامِ وَالْغِنَاءِ الْمَعْنِيِّ بِطَبِيعٍ دَلِيلٌ بِالْفَتْوَى لَا يَشْكُ فِيهِ
 خَلِيفَتِي كَالسُّلْطَانِ وَتَحْكُمِي كَالْأَعْلَامِ وَالْمَعْنِيِّ دَرَجَتُهُ وَتَرْكُوهُ وَبَرَكَاتُهُ وَكَرَامَاتُهُ
 وَالطَّبِيعُ بِبَيْتِهِ وَالْغِنَاءُ رَحْمَتُهُ وَدَعْوَةُ الْإِسْلَامِ كَانَتْ دَعْوَةُ الْبُخَارِ عَلَى
 عِبَادِ الرَّحْمَنِ فَانْتَشَرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ مَا نَشَاءُ وَنُكَلِّمُكُمْ
 تَشْكُرُونَ لِمَوْلَاهُ

| | |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| صدر حق و سرور خیل کر ام عظمت علی | مسند آراء خلافت رشید نام عظمت علی |
| تافت خورشید حقیقت یافت نام عظمت علی | اوست شمس الحافظی تابان چو شمس الصباری |

فَلَا يَكُنْ زَوَالُ الْقُدْرَةِ عَنْهُ لِعِطَاءِ النِّعْمَةِ لَا تَهْمُ لَيْسَ مِنْ قَبِيلِ جُزْءِ الْمُنْفَكَةِ
 در لطف اثر فی است حضرت کبیر سر سلطنت پناهی زمین بوسید به عرض سبائید
 که در جریان کلام خاص و عام این سخن می رود که فلان بزرگوار از باغ فنا بلال زاری
 خرامید اشیاء ولایت و نعمت بدیگر به بخشید عجب می نماید ولایتی که هزار نعمت درینجا
 حاصل می شود و نعمتی که با انواع کلفت درین دار و اصل میگرد و از هر آنکه دران دیار
 از وی حظ گیرند و حصول درجات عالی و مقامات متعالیه بدو پذیرند و الا اضره
 خیر ما و البقیه مشعر بدوست پس آن ولایت و نعمت بدیگر به چون می دهند
 و اگر میدهند تصرف بعضی اولیا بعد ممان چنانچه در حیات بود باقی چگونه می ماند
 فرمودند که مراد ازین اشیاء ولایت و ایراد از اشیاء نعمت آن نیست که ولایت مخصوص
 و نعمت خاصه خود بدیگر به میدهند بلکه مراد از وی آنست که طریق سلوک و حصول
 و اقتداس و روش حصول مقصود و رہنمایی که بوی مخصوص بود بدیگر به نمود
 و این شعار بوی بخشود تا بهمان اصول و روش طریق حصول سپرده سپه در پله
 راه برود چنانچه شیخ خواجگی می فرمایند که شیخ راهم ولایت بالکسر و هم ولایت بالفتح

می باشد آنچه میان خلق است ولایت اول است چون مرید را بنده سازند و چون
آداب طریقت آموختن آما ولایت دوم معیت حق و قرب حضرت محمد مصطفی صلی الله
علیه وآله وسلم است چون از دنیا نقل کند ولایت اول بهر که خواهد بنشیند و اگر او نهد
روا باشد که حق تعالی بیکه از دوستان خود آن ولایت را بخشند آما ولایت ثانی همراه
او باشد و با خود برداشته قولی پس عقلاً و نقلاً بپایه نبوت رسید که قدرت از
مظهر قدرت بتصرف در امور ظاهری و باطنی منفک نگردد و از دادن نعمت بدیگر
از منتقل نشود شده کشف السراج لَوْ تَصِلُ سَبِيلُهُ اَصْنَائِهِ اِلَى غَيْرِ الْبَهَائِ
لَا تَزَالُ قُوَّتُهُ اللَّهُمَّ اكْثِفْ غَطَاءَ عَنِ بَيْمَرَةِ الْعَالَمِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
لمؤلفه

| | |
|----------------------------|-----------------------------|
| لیکن امین است در حق شان | ز حق یافتند اختیار جهان |
| نه مسلوب قدرت نه مجبور محض | عطای کنند هر چه خواهند جهان |

سوال و هم اگر ارشاد و حقیقت اور ارشاد و مجازین توافق نه ہو تو واجب التعمیل
کونسا ارشاد ہے۔

اچو اس واجب التعمیل ارشاد و پیر مجاز است زیرا کہ شیخ رمز آگاہ حقیقت
و اہل راز است فہم بندی از ادراک کلام حقیقت منجر بقصود و علم شیخ از علمائے
من گذرنا علمائے مجتہد بحضور کسیکہ وارث ارث و مایطون عن الہوی باشد
بجا آوری ارشادش بجا باشد اگرچہ کلامش خلاف کلام حقیقت مفہوم شود لیکن
محال است کہ خلاف حق بود مشہور

| | |
|---|---|
| بہ مجتہد راہ رنگین کن گرت پیر خان گوید | کہ سالک سے خبر نہو در راہ و رسم منراہما |
| در لفظ اشرفی است حضرت قدوة الکبرامی فرمودند کہ مقولہ شیخ را عین مقولہ حق دانند اگر نوسے در مقولہ شیخ قائلے افتد بقصود فہم خود حل کند و بعد از صفائی اورا | |

همان سخن به محل صواب خواهد رسید تقریباً می فرمودند که حضرت مخدومی میفرمودند
 که حضرت شیخ نظام الحق والدین طاب ثنواه دعاء از پیر خود شیخ فرید الحق والدین
 آموخته بودند و بمو جبهه فرموده پیر در وظائف آورده مداومت میکردند مانا که لفظ
 اذان دعا ظاهر اعراب غلط می نمودند هر چند که علماء سخوی مبالغه میکردند و تغییر اعراب
 می فرمودند ایشان تغییر نمی کردند و همچنان می خوانند بحدی که متعلقه سجده که
 این لفظ غلط است فرمودند اگر من این غلط بدارم پس پیر خود را بغلط نسبت
 کرده باشم و هذا محال بعد از تحقیق و تطبیق بمسئله سخوی چنان هر یک
 متعالم کردند که همان اعراب صواب بود چنانکه شیخ می خواند فرد

کسیکه طاب و سالک رو خدا باشد | دم از خطاش زدن بدتر از خطا باشد
 انتهی قوله پس از اقوال مشایخ متقدمین و متاخرین بدرجه تحقیق پیوست که
 مقوله شیخ را عین مقوله حق دانسته بلا تردد و بے دغدغه بران عمل کند و بر قول
 شیخ هرگز قول دیگر را ترجیح ندهد که گنجایش می شود ابلیس را بسوسه اندازی و
 اغوا پردازی فی المشغولی

| | |
|--|--|
| گفته او گفته الله بود | گرچه از حلقوم عبد الله بود |
| لمؤلفه | |
| برسند محمد مسند نبی است او | حق گوید آنچه گوید عارف کماهی است او |
| امش که امر حق است تمیل امر او کن | زان حق روبرو می آید الهی است او |
| عَصَمَكَ اللَّهُ وَسَائِرَ الطَّالِبِينَ وَالْحَافِظِينَ مِنَ الزَّلَلِ وَالْخَلَلِ سُبْحَ الْخَافِظِ الَّذِي هُوَ مُنْظَرُ الْحَقِّ وَالظَّاهِرُ فِيهِ الْيَقِينُ وَالْكَامِلُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ بِلَطَافِهِ الذَّاتِي وَبِكُنْهِهِ الصِّفَاتِي رَبَّاعِي | |
| لَا أَدُمُ فِي الْكُفْرِ وَلَا ابْلِيسُ | لَا أَمُكُ سُلَيْمَانُ وَلَا بَلْقِيسُ |

| | |
|---|--|
| فَا كُلُّ عِبَارَةٍ دَا اَنْتَ الْمَعْنَى | اے اَنْتَ لِقُلُوبٍ مَقْنًا طِيَسْ |
| مسدس لمؤلفہ | |
| صورت ہائے اسماء کے کنز الوجود | بحسن بیان پرودہ از رخ کشود نہ بد مظهر جامعش در شہود مگر آنکہ از من دل ما رہود |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| چہ می پرسی از کشت کثر از خبر | نہان است قادر بر قدر ترا چشم حق بین کشید اگر عیان را بیان چیست اے پیچہ |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| احمد میم احمد چو بر رخ کشید | دو قوس ظہور و بطون شد پدید ہمون نقطہ اول آخر رسید رخ شمس و جہ اللہ دید آنکہ دید |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| نظام الحق دین و دنیا توئی | مہ مصر و یعقوب شیدا توئی ہمہ شئی و پنهان و پیدا توئی نہ من گویم این بلکہ گویا توئی |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| مراد و شش می گفت پیر سخاں | چہ نہیودہ می گردی گردہاں نقاب کشیدہ بر رخ جان جان ز وحدت سوئے کثرت آمد عیاں |

| | |
|---|------------------------------|
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| حقیقت چو بازار صورت کشاد | بجائیکہ بالیست ہر شے نہاد |
| ترازینست صورت خویش داد | بشر آفکہ داند بشر او فتاد |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| بپرخ ولایت خط استوا | ز تو شد کہ کردند جاسے ترا |
| با وسط ز تو فخر شد نے ترا | از ان خیر فرمود خیر الوری |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| قصا و قدر روئے بایا سے تو | ملا یک ہمیشہ جبین سے تو |
| روان ہر طرف فیض دیا سے تو | پہ ذیرو حرم شور و غوغا سے تو |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| بہر پردہ دیدیم روئے ترا | زہر گل شنیدیم بوئے ترا |
| بایمان خریدیم کوئے ترا | چو از حق شنیدیم خوئے ترا |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| ز روئ ازل محور روئے تو ایم | گر قرار خما سے موئے تو ایم |
| بہر جا کہ ہستم سوئے تو ایم | پہلے گفتہ در گفتگوئے تو ایم |
| لطافت علی صابر اللہ بود | |

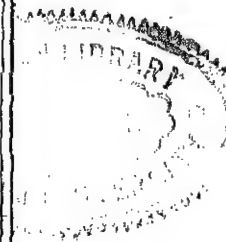
| | |
|---|-------------------------------|
| جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| یده بادۀ ناب اسے ساقیا | کہ زد جوش در سینه ستر خدا |
| بمن تافت حق پچو شمس الضحیٰ | بہ بینیم اینک خند ابر ملا |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| ز دی آتش در دل و جان من | ر بودی زمن دین و ایمان من |
| توئی مان توئی روح در جان من | شناسم ترا جان جانان من |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| شراب محبت بنوشان مرا | لبشوق خودم دار جوشان مرا |
| ربائی ده از خود فروشان مرا | کہ یاد است از اہل ہوشان مرا |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| مرا شوق روئے تو از من ریود | من و تو بدر رفت ماند آنچه بود |
| چنان منکشف گشت ستر وجود | ہو الا قول آخر بنیب و شہود |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| گذشتم ز خود با تو پیرداختم | بدر و غم عشق تو ساختم |
| ترا از حق و حق ز تو یافتم | ہمان یافتم آنکہ بشناختم |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |

| | |
|---|-----------------------------|
| ز حرص و ہوائے خود آنکس رسید | کہ جز بندگی چارہ خود ندید |
| چہ بے حق بحق کے تواند رسید | من از دید گویم نہ گویم شنید |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| گذشتیم از خویش و از خیر و شر | زدنیا و عقبی نعیم و سقر |
| مستی ندانم چہ گویم مگر | ترا دانم و من ندانم دگر |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| نہ ترسم کہ اعدا براہ من اند | کہ قادر و صابر پناہ من اند |
| خدا و محمد گواہ من اند | حقایق ہمہ در نگاہ من اند |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| نہ من کفر دانم نہ اسلام را | نہ آغاز دانم نہ انجام را |
| ادامی کنم یک پیغام را | مرا گفت حق گو دل آرام را |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| چو من بندہ بندگان تو ام | زادنی ترین سگان تو ام |
| اگر حافظی خوانی آن تو ام | ز روز ازل در بیان تو ام |
| لطافت علی صابر اللہ بود جمال خود از روئے حافظ نمود | |
| خلیل از غلامان در گاہ او | سگ روسیاہ سیراہ او |

| | |
|---|---------------------------|
| ہمیں دسدم گوید ہمارا او | نگوید چہرا چونکہ اللہ راو |
| لطافت علی صابر اللہ بود | جمال خود از روی حافظ نمود |
| <p style="text-align: center;">خاتمہ</p> <p>بدان استعدک اللہ تعالیٰ کہ حق جل و علا انبیا و اولیا را مظهر ہدایت خود ساخت و در ایشان کہ الایمان سرترئی وصفی است بسر خود پرداخت اذیت و اطاعت و بتبعیت اینان نسبت بخود کرد پس شیخ کامل و اکمل کہ جانشین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلیفہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ است تا اورا قبلہ مراد و مرتئی مبدء و معاد ندانی در خسران ابد بمانی ہرگز رہ بحق نہری دلش ابلیس خوری ہوشیار باش و خود را بشناس تا اورا شناختہ باشی مصرعہ</p> | |
| اللہ اللہ یا منہ از حد خویش | |
| <p>کار با عبودیت باید ساخت و سر بالوہیت نباید افراخت کہ بخلاف او گام زدن گمراہ شدن است و با او دعوی ہمہری و برتری ساختن بسوئے مظهر انا غیر ممکن پرداختن و خود را شریک بیعت او شمردن بشکر کردن و بہ جانشینی او ہوس داشتن مرگ او خواستن و بے اخلاص و محبت اوستغنی یافتن پنداشتن خود را در تیر ضلالت انداختن و از ادب و خدمت او پہلوتی نمودن خود را بہ بے نیازی ستودن و خود را مولای او گمان بردن نقش عبودیت از جبین خود ستردن و اورا مجبور و مسدود الایمان و دانش در فیضان بروئے خود بستن و بسبب قدرت معتقد گشتن تعلق از و ہشتن و بارشاد او گوش نہ نهادن در غوایت بر خود کشادن است زینہار زینہار خود را با ادب و در تابر حق غیرت حق بر خرم جان و ایمانت نیفتد و ہم دنیا</p> | |

و دینت نسوزد پیش او کالمیستشرفی یذالغسل باید بود همه مرادات خود را محو
 او باید نمود و نه ابلیس در پس است اگر کس است همین حرف پس است و الله
 یهدی من یشاء الی صراط مستقیم اعافونا الله و آتاکم من الشیطان الرجیم
 مؤلف

| | |
|--------------------------------|----------------------------------|
| الهی من نه گفتم آنچه گفتم | قلم سان نیست یارای نهفتم |
| گشت مارا بهر سوئی که خواهد | دل مارا بحسن خود رباید |
| ربود خود به بود اد چودیدم | ز بود خویشتن کلی رسیدم |
| بخی دامنم من یا که اویم | نه من هستم نه اویم من چه گویم |
| ز حسن خود بخود صد جلوه دارد | سر خود از من و او می بر آرد |
| بشکل احمد آمد از احد چون | علی کرد است نام خویش بچون |
| بقدرت خود نمایان است قادر | بجو رعشق خود خود گشت صابر |
| چو دید از صبر خود در خود لطافت | لطافت با علی آمد ظرافت |
| طریقم من که از من می چکد آن | هر آنچه در نهادم کرد پنهان |
| نه پنهان و عیان در عشق گنجد | که عشق است آنکه خود را خویش بخند |
| بیت بالآ ارجب الا فلین زن | خدا حافظ خلیل از خود مگو من |
| من و مادر خلافت آرد که هستی | بجز او نیست اندر حق پرستی |
| زندم همسری و برتری من | انا خیر بود از سروری من |
| بدست اوست چون دست تو ایدل | توان رفتن پیر او سوئی منزل |
| هوس داری بجای او شستن | نباشد جز به پای خویش گشتن |
| اگر کاری نه در دل تخم اخلاص | بکام دل نیابی شره خاص |
| حق او آنکه پیشش تو نباشی | برون آئی ازین صد دل خراشی |



| | |
|--|--|
| چنان در بندگی افکندگی کن ببین مجبور قادر که شاه است چو او قدرت عطا سے خود نماید بجز امرش نباشد امر دیگر | که جز مولیٰ امین در عرصه کن بر سے بندگان عالم پناه است بیکدم از عدم صد عالم آید خلیل از پیش مردن میر و بگذر |
|--|--|

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ لَدَفْعِ الْاَوْثَامِ الْبَاطِلَةِ هُدًى لِّلطَّالِبِينَ وَ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ
مَنْ سَلَكَ عَلَيْهَا بَلَغَ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْهَا هَلَكَ فِي الضَّلَالِ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
لَنَا وَ لِاَوْلَادِنَا بِحَقِّ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلٰى اٰلِهِمُ الصَّلٰةُ
اَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ؕ

بَکِیَہ

تقریظ از نتیجہ فکر عالم با عمل فاضل اجل قدوة السالکین بزمہ العارفين
جناب مولوی سید حسن صاحب صابری قریشی علوی کلیامی
پنجابی من مضافات راو پیندی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا مَنْ اَجْنَبَتْ قُلُوبُ الْعَالَمِينَ اَلَسَيِّءُ وَ حَضَرَتْ جَنَاتُ الْعَارِفِينَ لَدَيْهِ
عَلَّامِكُمْ مِثْقَاتِ فَاكِ رَا بَعُوْا سَ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا تَعْلِيْمًا كَرِيْمًا نُوْرِيًّا بِشِيشِ
سِرِّ سَجْدَةٍ شَدَنَدُوْا كَقْتَدَ سُبْحَانَكَ لَا اَعْلَمُ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ
حَيْثُ كُنَّا حَيَاتٍ وَ سِحْيَاتٍ چُونِ حَبَابِ بَرِّ آبِ نَادٍ قَادِرِكُمْ وَ قَطْرَةُ اَبْرِ بَيْ آبِ
قَدَرْتُمْ اِنْدَاحَتْ كِهْ بَعْسَا كِرْ عِزِّ وَ اَنكَسَارِيْ مُلْكِ خَلْقِ رَافِعِ مَنُوْدَةٍ عَلِيمِ سَبْحَانِيْ - وَ اَنَا مُسَمِّقُ

وہیں فی الدارین غیر می۔ و من خدایم بعش افرانت۔ چہ یار اسے عامی تاکس را کہ
 یہ باز کردن نسخہ تمجیدش جائے کہ افصح العرب والعجم دفتر حمدش از عجز طبع کند حمدش
 آنکہ خود گفت و در رتائیش آنکہ خود گفت لیکن کمال شکی و هو السبع الجملہ
 درود نامی و دستیدے آل و اصحابش را کہ کافرو مومن عاشق حشش۔ اگر چہ نہ اند

فکل معترک یکتوب یک ینج لہ جیبہم لک قل انو و ما فطنوا

شفیقہ کہ گروہ بے فطانت اگر گشتہ وادی ضلالت را شمع ایمان با بجز کہ می نہد
 و طریق ہدایت و سبیل رشادت بیناید اسباب

| | | | |
|------------------------|-------------------------|----------------------|---------------------|
| محمد مادی اولاد آدم | محمد با عتق ایچا و عالم | محمد نظر آثار و وحدت | محمد گوہ دریاے قدرت |
| ہمین باشد بر ساعت کلام | با اولاد و صاحبش سلام | | |

اما بعد بر ضمیمہ مطالبان راہ حق و مریدان مظهر وجود مطلق مکشوف باد کہ درین زبان لطافت
 و دوران سعادت کہ ششم محرم الحرام و سن ہجری المقدس یکہزار صد و چہار و ۳۱۴ است
 بفضل اللہ العزیز و القرب بعد زینت و زینب کہ نہ چشمی دید و نہ گوشے شنید جواب سوالات
 شاید و مدید یعنی کتاب فیض انتساب ہدیۃ الطریقہ از تصنیف شیخ جامع معقول و
 منقول حاوی فروع و اصول قدوۃ الحکماء الراغبین الظاہرین و الباطنیۃ عمدۃ الواصلین
 زبدۃ الکاملین مخزن سرائر عرفان معدن عشق سبحان جناب مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب
 ادا م اللہ فیوضاتہم کہ انوی سجدہ پاری آراستہ گشتہ و بکلیہ عربی پیراستہ شدہ از ہماران خانہ
 بطون بمنصتہ مظهر شست باید کہ بدیدار فیض آثارش عین را نورے و قلب را سرور بخشند

اعلان

کتاب ہذا بموجب ایکٹ ۲۵۴۶۵۷ داخل رجسٹر گورنمنٹ ہو گئی ہو کہ کوئی صاحب بلا اجازت
 مصنف قصد طبع نہ فرمادین ورنہ بعوض نفع نقصان ہوگا۔

(R)

CALL No. { ۲۹۷۵۴ } ACC. No. ۲۵۳۵

AUTHOR خلیل الرحمن، محمد

TITLE ہدیت المرید -

(R)

۸۳۹۲ ۲۵۳۵ ۲۹۷۵۴ F. TIME

خلیل الرحمن، محمد

ہدیت المرید -

| Date | No. | Date | No. |
|------|-----|------|-----|
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

